

١٢٣٣٢ ربیع الثانی ٢٠٢١ء

جامع علمیہ لندن عن لاہور کا
دینی اصلاحی تبلیغی تحقیقی رسالہ

- | | | | |
|-----------------------------|-------------------|--------------------------------|--------|
| در دل (دل کی آواز) | + $\frac{17}{18}$ | آئیے! ہم اپنا ایمانی جائزہ لیں | اداریہ |
| درود شریف بھیجنے کے خاص اور | 25 | ہم الفاظ تو درست بولیں! | 11 |
| سلامتی والے چار کام | 33 | طلاق کا رجحان کیوں بڑھ رہا ہے؟ | 13 |

ایک عاشق قرآن کریم کی رحلت

29

آئیے! ہم اپنا ایمانی جائزہ لیں

تَحْمِدُهُ وَنُصَلِّی وَنُسُلِّمُ عَلَی رَسُولِهِ الْکَرِیمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّینَ وَعَلَیٰ اللَّهِ وَآرْوَاحِهِ وَأَخْتَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِیْنَ

درج ذیل سوالات بغور پڑھ کر ہمیں اپنے ایمان کا جائزہ لینا ہے۔ درج ذیل سوالات بغور پڑھ کر ہمیں اپنے ایمان کا جائزہ لینا ہے، اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اسے زبان سے منع کرے، اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل سے براجانے، اور ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

مطلوب یہ ہے کہ ہمارے سامنے گناہ ہوتے ہیں اور ہم انہیں ہاتھ سے روکنے کی سکت نہیں رکھتے، ڈرتے ہیں کہ لڑائی نہ ہو جائے۔ تو پھر زبان سے سمجھا دیا کریں، اگر زبان سے سمجھانے میں بھی لڑائی کا ڈر ہے تو پھر کم از کم اس گناہ کو برداشت کرو۔ سمجھیں۔

اگر ہم یا ایسے وقت میں گناہ کو برداشت کر لیتے ہیں تو پھر ہمارا ایمان سب سے زیادہ کمزور رہتا ہے۔ اگر ہم خدا نخواستہ اس وقت برائی اور گناہ کو برداشت نہیں سمجھتے تو پھر ہم ایمان سے ہاتھ دھوکر بیٹھ سکتے ہیں۔ اور ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ ہمارا ایمان کس درجہ کا ہے۔ گناہوں کی زندگی میں مست رہنے لگے یوں تو ہم بہت سے گناہوں کو گناہ ہی نہیں سمجھیں گے تو ایمان سے خالی ہو سکتے ہیں۔ کیوں کہ جن گناہوں کا قطعی طور پر گناہ ہونا ثابت ہو اُنہیں گناہ نہ سمجھنا کفر ہے۔ (شرح فقہاً کبیر، ملا علی القاری، ص: 254)

یہی تو شیطان اور یہود و نصاریٰ چاہتے ہیں۔ اس لیے ہمیں اپنے ایمان کو اللہ تعالیٰ سے مانگ کر نیا اور تازہ کرتے رہنا چاہیے، دعا کی صورت میں اور تلاوت کی صورت میں۔ (المستدرک للحاج کم، کتاب الایمان: 5 صحیح)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا ایمانی جائزہ لیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین

درج ذیل سوالات بغور پڑھ کر ہمیں اپنے ایمان کا جائزہ لینا ہے۔

ہمارا ایمان بہت زیادہ کامل ہے۔؟
ہمارا ایمان کامل ہے۔؟

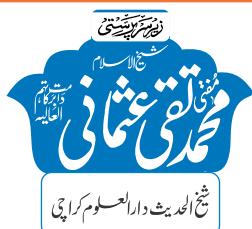
ہمارا ایمان درمیانہ ہے۔؟
ہمارا ایمان ناقص (کم) ہے۔؟

ہمارا ایمان بہت زیادہ ناقص (کم) ہے۔؟
عام طور پر معاشرہ پر ہم عوام کو دیکھا جائے تو میرے پاس مدلل جواب پچھے ہے کہ ہم آخری دوپہلو والے بننے ہیں۔ کبھی ہم ناقص ایمان والے ہوتے ہیں اور کبھی سب سے زیادہ کمزور ایمان والے۔ اور یہ سب شادی شدہ لوگوں کے لیے ہے۔ جو شادی شدہ نہیں ہیں وہ تو بہت زیادہ کمزور ایمان والے بن کر رہتے ہیں۔ حدیث شریف کے مطابق شادی سے ایمان کامل ہے۔ (صحیح الاؤسط للطرانی: 7547)

ایمان کم بھی ہوتا ہے اور بڑھتا بھی ہے۔

(صحیح بخاری، کتاب الایمان)

ہمارے کمزور ترین (سب سے زیادہ کمزور) ایمان ہونے کی دلیل یہ ہے کہ حدیث شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرَ أَفْلَيْغِيرُهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقُلْبِهِ وَذَلِكَ أَضَعْفُ الْأَيْمَانَ** (ترمذی، 2172 حسن) ترجمہ: ”جو شخص تم سے کسی برائی کو دیکھنے تو اسے



دین حق کا ترجمان

217



علوٰعٰلٰ ماه نامہ

جلد نمبر: 20

شمارہ نمبر: 01

ربيع الثانی ۱۴۲۳ھ / نومبر 2021ء

آپ اپنے ریسالہ ماه نامہ "علوٰعٰلٰ، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین و مشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھئے جہاں آنے والے ہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کر سکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بناانا چاہیں تو تم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کو بتا دیجئے یا لگواد بیجئے

مشیران گرامی

مفظی محمد حسن حساستاذالحدیث، جامیٰ عبداللہ بن علی سر، لاہور
مولانا عبدالرحمن چہب، مدرس: جامعہ اشرفیہ لاہور
قاری محمد سحاق حسنا، مدیر: ماد نامہ "محاسن اسلام"، ملتان
مولانا مفتی محمد نوید حسنا، مدرس: جامیٰ عبداللہ بن علی سر، لاہور
مولانا محمد عمر فراز حق حسنا، مدرس: جامیٰ عبداللہ بن علی سر، لاہور
مولانا محمد طیب المحسنا، مدرس: جامیٰ عبداللہ بن علی سر، لاہور

قیمت فی شمارہ 20 روپے

قیمت سالانہ (مع ڈاک خرچ) 300 روپے۔
پاکستان سے باہر کی ڈاک کے لئے سالانہ رقم 3000 روپے۔
رقم منی آرڈر یادستی بھیجئے۔ رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

سرکاری شعبہ میں مولانا زین العابدین حسنا، فون: 0331-4546365
معاون مدیر مولانا محمد نوید جاوید حسنا، فون: 0302-4143044
مسئلہ عمومی امور مولانا محمد سرور حسنا، فون: 0322-8405054

فهرست مضماین

24	قرآن مجید کے بارے میں رب تعالیٰ اور رسول ﷺ کے فرمان
25+26	درو دشیر پیف بھینجنے کے خاص اوقات
27	حق بات کہنے کی تین شرائط
28	توبۃ النصوح... اکابرین اُمّت کی نظر میں
29	ایک عاشق قرآن کریم کی رحلت
30	لباس کے آداب
31	اللہ والوں کی صفات
32	نیکی کر دریا میں ڈال
33	سلامتی والے چار کام
34	جامعہ کے شب و روز

یقینی صحت پاپی کی دعا

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت ابھی قریب نہ آیا ہو اور اس کے پاس جا کر سات مرتبہ یہ دعا پڑھے:
أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 ان يُشفيكَ
 تو اللہ تعالیٰ مریض کو اس مرض سے شفاء عطا فرمادے گا۔“
 (سنن ابن داود، باب الدعا للمریض: 3108 صحیح)

1	آئیے! ہم اپنا ایمانی جائزہ لیں
2	سب ٹاگل
4	حق و باطل کو پر کھنے کا معیار
5	امت محمد یہ ﷺ کا ثواب
6	گناہوں کے آثارات
7	حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مجرب و ظائف
8	دین کس سے سیکھنا چاہیے؟
9+10	اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانا
11	ہم الفاظ تو درست بولیں!
12	صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر زبان درازی کرنے والوں کا انجمام
13	معاشرہ میں طلاق کا زر مجان کیوں بڑھ رہا ہے؟
14	// // //
15	بہت زیادہ احتیاط کیجیے!
16	نااہل کو ذمہ داری سوچنے کا آنجام
17+18	در ددل (دل کی آواز)
19	// // //
20	احکام الہی اور عقل
21	صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ایمان اور فروذ و افاقت
22	گناہوں پر ڈھیل کی ایک وجہ
23	قبرستان سے متعلق کچھ مسائل

سورہ آل عمران مدنی ہے، اور اس میں 200 آیات ہیں جو صحیح اور غلط کے درمیان فرق واضح کرنے والی ہو۔ اور 20 رکوع ہیں۔

قرآن کریم کا ایک نام ”فرقان“ بھی ہے، اس لیے کہ وہ حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والی کتاب ہے۔ چنانچہ بعض مفسرین نے یہاں ”فرقان“ سے قرآن ہی مراد لیا ہے۔ دوسرے مفسرین کا کہنا ہے کہ اس سے مراد وہ مجرزات ہیں جو انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھ پر ظاہر کئے گئے اور جنہوں نے ان کی نبوت کا ثبوت فراہم کیا۔ نیز اس لفظ سے وہ تمام دلائل بھی مراد ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرتے ہیں ایں اللہ لَا يَخْفِي عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَااءِ

ترجمہ: یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز چھپ نہیں سکتی، نہ میں میں اور نہ آسمان میں۔

فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن قرآن مجید کو لا یا جائے گا اور قرآن والوں کو بھی لا یا جائے گا جو اس پر عمل کرتے تھے، سورہ البقرۃ اور سورہ آل عمران ان کے آگے آگے ہوں گی، جو دو بادلوں یادو سائیانوں کی طرح ہوں گی جن کا سایہ خوب زیادہ گھننا ہو گا اور ان کے درمیان میں روشنی چمک رہی ہوگی۔

(صحیح مسلم 1876)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
ترجمہ: شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو سب پر ہمہ بان ہے، بہت ہمہ بان ہے۔

اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، الْحَقُّ الْقَيُّومُ وَنَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ النُّورَةَ وَالْأُنْجِيلَ

ترجمہ: اللّٰهُ اللّٰه تعالیٰ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جو سدا زندہ ہے، جو پوری کائنات سنبھالے ہوئے ہے۔ اس نے تم پر وہ کتاب نازل کی ہے جو حق پر مشتمل ہے جو اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، اور اسی نے تورات اور انجلیل اُتاریں۔ مِنْ قَبْلِ هَذِي لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَيْتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَاللّٰهُ عَزِيزٌ ذُو انتقامٍ

ترجمہ: جو اس سے پہلے لوگوں کے لیے جسم ہدایت بن کر آئی تھیں، اور اسی نے حق و باطل کو پرکھنے کا معیار نازل کیا، بے شک جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا ہے ان کے لیے سخت عذاب ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست اقتدار کا ملک اور برائی کا بدلہ دینے والا ہے۔

تفسیر: اس آیت میں قرآن کریم نے لفظ ”فرقان“ استعمال کیا ہے، جس کے معنی ہیں وہ چیز

امتِ محمد یہ علیلہ کا ثواب

فضلیٰ اعطیہ مَن شَرُّتْ۔ ”سو بلاشبہ یہ میرا فضل ہے جسے چاہوں عطا کروں“۔ (صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ما ذکرعن بن اسرائیل، رقم 3459)

تشریح : اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ امّتِ محمد یہ پر اللہ عزوجل کا ایک خاص انعام و کرم یہ بھی ہے کہ اُس کو تھوڑے سے عمل پر اتنا اجر و ثواب ملتا ہے جو پچھلی امّتوں کو امّتِ محمد یہ کے دو گز عمل پر بھی نہ ملتا تھا، اور اس میں کسی کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، کیوں کہ اجر و ثواب اللہ عزوجل کے قبضہ و قدرت میں ہے، وہ جس کو جتنا چاہے گا عنایت فرمائے گا۔ اگر کوئی یوں کہہ کر مجھے اجر و ثواب کم کیوں دیا اور فلاں کو اجر و ثواب زیادہ کیوں دیا؟ یہ کہنا آداب بندگی کے سراسر خلاف ہے، کیوں کہ بندہ کا کام یہ ہے کہ وہ عمل کرنے میں کوشش رہے اور اللہ عزوجل اس عمل پر اس کو اجر و ثواب عنایت فرمادے، یہ محض اُس کا فضل و کرم ہے، ورنہ اُس پر کسی کا کچھ حق واجب نہیں ہے، کسی کو اعتراض کی مجال نہیں ہے، اس کی شان تو یہ ہے: اللہ یَفْعُلُ مَا یَشَاءُ^۱ ”اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے“۔ (سورہ آل عمران، آیت: 40) اور وَلَا يُسْأَلُ عَمَّا یَفْعُلُ۔ ”وہ جو کچھ کرتا ہے، اُس کا کسی کو جواب دنہیں ہے“۔ (سورہ انبیاء، آیت: 23)

پھر امّتِ محمد یہ مرحومہ کو اللہ تعالیٰ ذرا ذرا سے عمل پر کیا اجر و ثواب عطا فرماتا ہے، اس کی تفصیل آپ نبھائیں کی کتابوں میں دیکھ سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاص کے ساتھ نیک کام کرنے اور آخرت کا توشیح جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا زمانہ چکی امّتوں کے درمیان (پورے دن کے اقتدار سے) صرف اتنا سا ہے.... جتنا عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک ہوتا ہے۔ تمہاری اور یہود و نصاریٰ کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کچھ مزدوروں سے کام کروایا اور (آن سے) یوں کہا: کون ہے جو (صحیح سے) آدھے دن تک میرا کام کر دے اور ہر شخص کو (مزدوری میں) ایک ایک قیراط ملے گا؟ چنان چہ یہود نے ایک ایک قیراط پر (صحیح سے) آدھے دن تک کام کیا۔ اُس شخص نے پھر کہا: کون ہے جو عصر کی نماز سے سورج چھپنے تک دو دو قیراط پر میرا کام کر دے؟ خوب سمجھ لو کہ وہ تم لوگ ہو جو (زیادہ اجر والے اور کم کام کرنے والے ہو، یعنی) عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک کام کرتے ہو، خوب سمجھ لو کہ تمہارے لیے دو ہر اجر ہے۔ یہود و نصاریٰ (تمہارا اجر دیکھ کر) ناراض ہو گئے، اور کہنے لگے: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلَلُ عَطَاءً۔ ”(یہ کیا) کہ ہمارا عمل زیادہ اور اجر کم؟“، ”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: هَلْ ظَلَمْتُمْ مِنْ حَقَّكُمْ شَيْءًا؟“ کیا میں نے تمہارا کچھ حق رکھ کر تم پر ظلم کیا ہے؟“، ”انہوں نے کہا: ”نہیں۔“، ”اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: فَإِنَّهُ مِنْ

گناہوں کے اثرات

اور جسم کے اعضاء پر جو بُرے اثرات مرتب کر جکی ان اثرات کے دور ہونے میں طویل وقت لگ سکتا ہے۔ یا جیسے کوئی شخص سستی کا شکار رہا اور زندگی کا بڑا حصہ ضائع کر دیا، پھر سچی توبہ کر کے چست میں گیا اور فضول اور حرام کاموں کو چھوڑ کر پکی توبہ کر لی تو آئندہ کے لیے گناہ معاف ہو گیا لیکن ماضی میں اپنا جو نقصان وہ خود کر چکا ہے اور زندگی کا حصہ ضائع کر چکا ہے اس کا مدد اور مشکل سے ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **إِنَّ الْحَسَنَيْتُ يُذْهِبُ النَّسِيْئَاتِ** بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ (سورہ حود، آیت: 114)

اللہ تعالیٰ کے فرمان سے امید بند ہتی ہے کہ جب یہ شخص مسلسل نیک کام کرتا رہے گا تو امید ہے کہ برائیوں کے دنیاوی اثرات بھی آہستہ آہستہ دور ہو جائیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دل کا سکون نماز سے انسان کو راحت ملتی ہے اور یہ راحت دنیا کی راحتوں سے اوپر ہوتی ہے۔

گناہوں سے معافی کی دعا رسول اللہ ﷺ

خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا: ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ! تورسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا "تم یہ دعا پڑھو: اللہُمَّ مَغْفِرَةً تُكَوِّنُ مُغْفِرَةً" اوسے منْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ أَرْجُى عِنْدِي مِنْ عَمَلِي (المصدر رک علی الحسین للحکم: 1994)

گناہ اور برائی توبہ سے معاف ہو جاتے ہیں، مگر ان کے دنیاوی اثرات دور ہونے میں وقت لگتا ہے۔ برائی توبہ کی امید پر گناہ کرنا یا برائی کا ارتکاب کرنا ہے۔ توبہ کی بات ہے۔ کیوں کہ توبہ سے آخرت کا گناہ تو معاف ہو جاتا ہے لیکن جس گناہ یا برائی کا ارتکاب کیا ہے اس کے بُرے اثرات بعض اوقات طویل عرصہ تک باقی رہتے ہیں۔

جامعہ دارالعلوم کراچی کے سابق شیخ المدیث اور ناظم تعلیمات استاذ محترم حضرت مولانا سعید محمود صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر میں عصر کی نماز کے بعد مجلس سے خطاب کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی کہ توبہ سے گناہ تو معاف ہو جاتا ہے لیکن اس گناہ کے دنیاوی اثرات جلد ختم ہونے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ مثلاً کوئی شخص شراب کا عادی ہوا اور وہ ایک عرصہ تک شراب پیتا رہا ہو پھر اللہ تعالیٰ اسے توبہ کی توفیق عطا فرمادیں اور وہ اپنے دل سے توبہ کر لے تو اس کا گناہ تو اسی وقت معاف ہو جائے گا (جیسا کہ حدیث شریف میں ہے: **الْعَائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ** گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس سے گناہ ہی نہیں ہوا۔ (سنن ابن ماجہ، باب ذکر التوبۃ: 4250) اسنادہ حسن) لہذا اپنی توبہ کے بعد مغفرت کی پکی امید کھنی چاہیے) لیکن ایک طویل عرصہ تک شراب نوشی جگر، گروں

اِلَيْهِ..... حاسدین کے شر کو دور کرنے کی نیت سے
جس قدر اور جس وقت ہو سکے پڑھ۔

(ارشادات گنگوہی، ص 185)

ذہن رحافظ کی قوت کے لیے

21 مرتبہ..... سورہ فاتحہ پانی پر دم کر کے پی لے۔

(ارشادات گنگوہی، ص 145)

قدamat میں کامیابی کے لیے جو ملازم پیشہ
نا کر دہ گناہ، کسی جرم میں پکڑا جائے یا مقدمہ مقام ہو یا
اس قسم کی کسی اور پریشانی میں مبتلا ہونماز عشاء کے
بعد سوتے وقت 500 مرتبہ... حسُبْنَا اللَّهُ وَنَعْمَ
الوَكِيلُ پڑھ لے۔ اگر اس وقت نہ ہو سکتے تو جس
وقت بھی ممکن ہو، اور اگر ایک دفعہ اکٹھانہ پڑھ سکتے تو
متفرق اوقات میں پڑھ لے، اس تعداد کو پورا کر کے
دعایاں گے لے، اگر 500 بار نہ ہو سکتے تو 100 بار تو
ضرور پڑھ لے۔

اور اگر پریشانی حد سے زیادہ ہو تو چلتے پھرتے، اٹھتے
بیٹھتے، باوضو بے وضو جتنا بھی ہو سکے اس کو پڑھتا
رہے۔

سینکڑوں نے اس پر عمل کیا اور کامیاب ہوئے۔
(ارشادات گنگوہی، ص 136)

اللہ تعالیٰ عافیت دار یعنی عطا فرمائے اور ہر شر، فتنہ
و فساد سے ہماری حفاظت فرمائے آمین۔

رزق میں کشادگی کے لیے یا بآسانی

1100 مرتبہ بعد ازاں نماز عشاء، اول و آخر گیارہ
گیارہ بار درود شریف پڑھا جائے۔

ادائے قرض اور وسعتِ رزق دونوں فائدے اس
سے حاصل ہوتے ہیں۔ (ارشادات گنگوہی، ص 136)

خاوند کو راضی کرنے کے لیے: جس عورت کا خاوند
اس سے ناراض ہوا اور توجہ نہ کرتا ہو وہ ٹھنڈے وقت
یعنی صبح یارات کو عشاء کے بعد قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
... پوری سورہ 100 مرتبہ اول و آخر گیارہ گیارہ
بادر دو دو شریف پڑھ کر دعائیاں گے۔

(ارشادات گنگوہی، ص 37)

نظر کی کم زوری کے لیے

جس شخص کی نظر کم زور ہو لفظ "اللَّهُ" ... خط لشخ میں
کسی کاغذ یا تختی پر خوب جعل (موٹی لکھائی میں) لکھ کر
اس پر نظر جمایا کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ نگاہ تیز ہو
جائے گی اور نظر کو بہت قوت حاصل ہوگی۔

(ارشادات گنگوہی، ص 136)

ڈشمنوں کے شر سے حفاظت کے لیے ① فجر کی

نماز کے بعد 100 مرتبہ بسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ
الرَّحِيمِ پڑھے۔ ② یا عَزِيزٌ.... کا زیادہ سے
زیادہ ورد کرے۔ (ارشادات گنگوہی، ص 138)

حاسدین کے شر سے حفاظت کے لیے

لَا مُلْجَأٌ وَلَا مُنْجَأٌ مِنَ اللَّهِ إِلَّا

دین کس سے سیکھنا چاہیے؟

خود فیصلہ کیجیے! آپ خود فیصلہ کیجیے کہ بتا ہی بڑا حکیم اور ڈاکٹر ہو مگر کسی پرانے ڈاکٹر یا حکیم کے ساتھ نہ رہا ہو تو قبرستان آباد کرے گا۔

حضرت سعدی شیرازی نے ایک حکیم کا قصہ لکھا ہے کہ اپنے شاگروں کے ساتھ قبرستان گیا اور آستین سے اپنا منہ چھپالیا، شاگروں نے سوال کیا کہ استاد آپ آستین سے منہ کیوں چھپاتے ہیں؟ کہا ارے! میں خالی کتاب پڑھ کر آیا تھا کسی سے تربیت نہیں ملی یہ سب میرے ہی غلطتِ علاج کے مارے ہوئے ہیں، مجھے ان مردوں سے شرم آرہی ہے۔ اس لیے یاد رکھو! بتا ہی بڑا عالم ہو، اُسے تربیت یافتہ ہونا چاہیے۔

علماء کرام کے لیے نصیحت شیخ عبدالقدار جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ بڑے پیر صاحب فرماتے ہیں کہ اے علماء کرام! مدرسون سے نکل کر مسجدوں کے منبر پر مت بیٹھو رونہ مذکورہ بن جاؤ گے، تم سے بجائے فیض کے گندے اخلاق پیدا ہوں گے۔ پہلے جاؤ کسی اللہ والے سے اپنے نفس کو مٹاؤ اور اخلاق حاصل کرو پھر منبر تھا رامنبر ہو گا۔ تڑپتے ہوئے دل سے جب بیان کرو گے تو تمہارے منبر سے ہزاروں ولی اللہ بنیں گے۔ ورنہ تم گالیاں دو گے اور ایک دوسرے کی کاٹ کرو گے، ترقہ اندازی اور پارٹی بازی کرو گے۔ جب دل میں اللہ تعالیٰ نہ ہو گا تو انہیں واحیات میں زندگی ضائع کرو گے۔ (مواعظ در دجت 4/204)

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دیں آمین

جس سے علم دین حاصل کرنا ہے پہلے خوب تحقیق کر لیجیے کہ تم کس سے دین سیکھ رہے ہو۔ جس برتنا سے پانی پینا چاہتے ہو پہلے اس میں جماں کر دیکھو کہ اس کے اندر کیا ہے، کہیں کوئی گندگی تو نہیں ملی ہوئی ہے۔

علامہ مجی الدین ابوذر یانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مسلم میں حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول نقل کیا ہے کہ ”اس علم کا حاصل کرنا عین دین ہے کہ پہلے تم خوب تحقیق کر لو کہ دین تم کس شخص سے حاصل کر رہے ہو (اور اُس نے دین کس سے سیکھا ہے)“ (شرح مسلم 1/12)، ورنہ اندیشہ ہے کہ وہ سرورد و عالم علیہ السلام کے دین کے بجائے کسی اور جگہ پہنچا دے۔

مستند علماء کرام سے سیکھے! حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”اسناد کی دین میں بہت خاص اہمیت ہے“۔ (شرح مسلم 1/12)

جس کا سلسلہ اسناد راستہ میں منقطع ہو جائے اور سرور دو عالم علیہ السلام تک نہ پہنچ سمجھ لو کہ ایسے شخص سے علم دین سیکھنا جائز نہیں۔ سمجھ لو کہ یہ لوگ صورت اُدین دار بنے ہوئے ہیں تحقیقت میں ان کو دین حاصل نہیں کیوں کہ یہ اہل اسناد سے وابستہ نہیں رہے اور انہوں نے دینی تربیت حاصل نہیں کی، خود مولوی نہیں ہیں مولوی بنے ہوئے ہیں یا اگر عالم لوگوں کی نظر میں مولوی بھی ہیں تو بغیر تربیت کے ہیں کیوں کہ ان کا کوئی استاد نہیں ہے اس لیے بعض احباب کو میں نے بُنی ہنسی میں قاعدہ کلیا بتا دیا کہ اس کو بابامت بناؤ جس کا اگلا کوئی بابا نہ ہو۔

اللّٰهُ تَعَالٰی سَعْيُ بِرٍّ هَذَا

آخِذُ وَتَرْتِيبُ
 مولانا مفتی محمد نویں خاں جامعی
 مولانا مفتی محمد نویں خاں جامعی

ماننا بھی آسان ہو جاتا ہے۔

تعلق کو مزید سے مزید بڑھائیے! اس درجہ کو پانے پر کہا جاتا ہے کہ سیر ای اللہ مکمل ہو گئی اور اس کے بعد سیر فی اللہ یعنی اللہ تعالیٰ سے تعلق کو بڑھانا شروع ہوتا ہے۔ سیر ای اللہ ایک حد تک ختم ہو جاتی ہے اور اس کے بعد سیر فی اللہ جو شروع ہوتی ہے تو اس کی کوئی حد نہیں ہے۔ یہ تعلق ختم نہ ہونے والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے کمالات میں پڑھانا اور ان سے تعلق کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔

ملوک سے تعلق ایک حد تک ہے

ایک صاحب نے مجھے لکھا کہ میں آپ سے تعلق بڑھانا چاہتا ہوں کیسے بڑھاؤں؟ چوں کہ ان کا تعلق آٹھوں سال پرانا تھا تو جواب میں یہ لکھا کہ مجھ سے جتنا تعلق آپ کا بڑھ سکتا تھا وہ بڑھ چکا ہے اس سے زیادہ مجھ سے تعلق نہیں بڑھ سکتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ سے تعلق آپ بڑھائیں اس کی کوئی حد نہیں ہے۔

شیخ تو محض ذریعہ ہوتا ہے

شیخ تو ذریعہ ہوتا ہے اصل مقصود اللہ تعالیٰ کا قرب اور ان کی رضا زیادہ سے زیادہ حاصل کرنا ہوتا ہے اور اس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اس لئے میں اپنے متعلقین سے یہ نہیں کہتا کہ اب مجھ سے کچھ نہ پوچھیں بلکہ جب پوچھتے ہیں تو بتاتا ہوں، تاکہ وہ اور چلیں اور اللہ تعالیٰ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَلَا بِدِّكُرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُ الْقُلُوبُ

(سورۃ الرعد، آیت: 28)

ترجمہ: ”سنو! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔“ اس آیت میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے۔ اور ذکر میں پورا دین آ جاتا ہے، ٹکلٌ مُطْبِعٌ لِلّٰهِ فَهُوَ ذَا كِرٌ یعنی ”جو بھی اطاعت کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے والا ہے“۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی سے دلوں کو سکون نصیب ہوتا ہے۔

سکون کا علم کیسے ہوتا ہے؟ باقی اس سکون کا کسی کو پتہ چلتا ہے اور کسی کو نہیں چلتا۔ جب طبیعت میں اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہو جاتا ہے تو پھر اس سکون کا پتہ چلتا ہے باقی اللہ تعالیٰ سے طبیعت کامل جانا کسی کو جلدی ہوتا ہے اور کسی کو دیر سے ہوتا ہے، جب اللہ تعالیٰ سے طبیعت مل جاتی ہے تو پھر شریعت عین طبیعت بن جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط کرنے کا طریقہ شیخ کے مشورے کے مطابق شریعت کی پابندی ہے۔ پابندی کرتے کرتے ایک درجہ ایسا آجائے گا کہ جس میں شریعت کی پابندی آسان ہو جائے گی گویا شریعت عین طبیعت بن جائے گی۔ تو جیسے طبیعت کی بات ماننا آسان ہوتا ہے، ایسے ہی شریعت کی بات

سلف و صالحین میں تین اعمال کا اہتمام

سلف و صالحین نے تین کام نماز، ذکر اور تلاوت قرآن پاک کرنے میں زیادہ کوشش کی ہے۔

اسکوئیں پارے کی پہلی آیت میں ان تینوں عبادات کا ذکر موجود ہے۔ ان تینوں میں ذکر سب سے آسان ہے۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹیے سُبْحَانَ اللَّهِ، أَلْحَمْدُ لِلَّهِ، أَلْلَهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، استغفار، درود شریف، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھتا رہے۔ ان کے لئے وضو اور غسل بھی شرط نہیں ہے۔ اس کے علاوہ تلاوت قرآن پاک اور نفلی نماز جتنی زیادہ پڑھ سکے پڑھے۔

ان اعمال سے قرب بڑھتا ہے۔ خواب کے اندر کوئی چیز نظر آئے یا نہ آئے اس سے قرب نہیں بڑھتا۔ **الإِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَةِ** استقامت یعنی دین کے اعمال میں مشغول رہنا کرامت سے اونچا ہے۔

ہزار کرامتیں ایک طرف اور ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا ایک طرف۔ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا ہزار کرامتوں سے بہتر ہے کیوں کہ کرامتوں سے قرب نہیں بڑھتا اور سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے سے قرب بڑھتا ہے۔ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنے سے اتنا قرب بڑھتا ہے کہ ساری دنیا کی دولتیں اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

اللَّهُ تَعَالَى يَعْمَلُ صَحِّحَ سَجْحَ نَصِيبٍ فَرَمَأَهُمْ أَمِينًا۔

کے قرب میں ترقی کریں۔ اگر یہ کہہ دوں کہ اب مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق مزید بڑھنیں سکتا، جو کہ غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق تو بڑھتا ہی رہتا ہے۔ اس لئے اس تعلق میں ترقی ہوتی رہنی چاہئے۔

ایک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی شاید کہ نگاہ ہے کند آگاہ نباشی یعنی.....

اک آن بھی حُمَن سے غافل نہ چلو تم شاید کہ توجہ کریں اور سوئے رہو تم ان سے تعلق ہر وقت بڑھتے رہنا چاہئے کسی وقت بھی ان سے غافل نہ رہنا چاہئے۔ ترقی طالب علم و مرید نے خود کرنی ہوتی ہے، استاد اور پیر نے تو صرف راستہ بنانا ہوتا ہے۔

ترقی کیسے ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ کے قرب میں ترقی اختیاری کاموں کی وجہ سے ہوتی ہے، خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا یہ غیر اختیاری ہے اس لئے اس زیارت کے ہونے سے اللہ تعالیٰ کے قرب میں کوئی ترقی نہیں ہوتی اور اگر نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے قرب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اس لئے پریشان نہ ہو اگر خواب میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نہ ہو۔

اختیاری کام یعنی اعمال زیادہ کرے گا تو قرب زیادہ بڑھے گا اور اگر کم کرے تو قرب تھوڑا بڑھے گا۔ اس لئے اختیاری کاموں میں کوشش کرے۔

دھونے والا عمل وغیرہ۔ اور شرعی معنی ہیں ”کسی گناہ کا عوض اور بدله جس سے گناہ، گناہ نہ رہے۔ جیسے رمضان کاروزہ توڑنے کا کفارہ دو مہینے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے وغیرہ۔ اصل میں یہ لفظ ”کفارہ“ یعنی ک پرزبر کے ساتھ ہے، مگر بعض لوگ بولنے میں اسے ”کفارہ“ یعنی ک پرزبر کے ساتھ ہے۔

الشِّفَاءُ اصل لفظ شفاء ہے یعنی ش کے نیچے زیر۔ جس کا معنی ہے ”صحت، تدرستی“۔ بعض لوگ اسے شفاء یعنی ش پرزبر کے ساتھ پڑھتے و بولتے ہیں، جو کہ غلط ہے۔ کیوں کہ اس کا معنی ہے ”موت، گڑھا، کنارہ“۔ کسی بیمار سے کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے، تو یہ دعا ہے۔ اور یوں کہنا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء دے، یہ دعا نہیں بلکہ بد دعا ہے، کیوں کہ قرآن کریم میں ہے: وَنَزَّلَ مِنَ الْقُرْءَانَ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُمُّنِينَ (اور ہم قرآن کریم میں وہ چیز نازل فرمائے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفاء و رحمت ہے)۔ (سورہ بنی اسرائیل، آیت: 82) دوسری جگہ ارشاد ہے: وَكُنْتُمْ عَلَى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَانْقَذْتُكُمْ مِنْهَا (اور تم لوگ آگ کے گڑھے کے کنارہ پر تھے، تو اس نے تمہیں بچالیا)۔ (سورہ آل عمران، آیت: 103)۔ دیکھئے! پہلی آیت میں شفاء اور دوسری میں شفاء کا لفظ ہے اور دونوں کے معنی میں کتنا فرق ہے۔ وَصَلَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ الْعِلْمِهِ مُبْتَدِئًا وَأَنْجَلِيهِ وَأَتَبْيَاعِهِ وَأَتَبْيَاعِهِ

اصل لفظ مبارک ہے جسے لوگ عام طور پر مبارک بولتے وقت راء پر زیر پڑھتے ہیں، جب کہ مبارک باد دیتے ہیں۔ حالاں کہ درست لفظ مبارک یعنی راء پر زبر کے ساتھ ہے۔

بعض لوگ مزید شوق سے مبروک کہہ دیتے ہیں، حالاں کہ معنی ہی بدل جاتا ہے۔ کیوں کہ مبروک اونٹ بھلانے کو کہتے ہیں۔ اس لیے اصل لفظ مبارک ہے نہ کہ مبروک اور مبارک۔

دُعَاءُ اصل لفظ دعاء ہے لیکن بعض لوگ اسے دوا پڑھ لیتے ہیں۔ حالاں کہ دوا اور ہے دعاء اور ہے، دونوں میں فرق ہے۔ کیوں کہ دعاء اپنے الفاظ میں رب تعالیٰ سے مانگنا، بتیں کرنے کا نام ہے۔

نفس اور نفس: میں فرق ہے۔ نفس اس طاقت کو کہتے ہیں جو بندہ کو گناہ پر آمادہ کرے اور نفس یعنی فاء پرزبر کے ساتھ ”سالس“ کو کہتے ہیں۔ اور نفس جان کو بھی کہتے ہیں۔

مَعْنَى یہ لفظ ”می“ پر کھڑی زبر کے ساتھ درست ہے۔ جب بعض لوگ معنی یعنی ”ن“ پر زیر کے ساتھ بول دیتے ہیں، جو کہ غلط ہے۔

جُمْعَةُ بعض لوگ اس لفظ کو جمّہ بول دیتے ہیں، جو کہ غلط ہے۔ جب کہ اسے جمعہ یا جمعہ پڑھنا اور بولنا چاہیے۔

كَفَارَةُ یہ عربی زبان کا لفظ ہے، جو عام طور پر اردو میں بھی مستعمل ہے۔ جس کے معنی ”بدله، تلafi، گناہ

حضرات صحابہ کرام پر زبان درازی کرنے والوں کا آنجمام

بدکے ہوئے اونٹ نے حضرات صحابہ کرام کی شان میں زبان درازی کرنے والے شخص کو اپنے پیروں اور منہ سے اس کے اعضاء چاچا کر بر سر عالم ہلاک کر دیا۔ یہ عبرت ناک منظرد یکھ کر لوگ دوڑتے ہوئے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے اور انہیں خبر سنائی کہ ابو سحاق! (یہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت تھی) اللہ تعالیٰ نے آپ کی بُدُعَّا کی قبولیت ظاہر کر دی۔ (البدایہ والہایہ 470/17)

بجوار اللہ تعالیٰ سے شرم کیجیے، ص: 240)

یہ واقعہ ہماری سوچ کے لیے اور آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے، ورنہ تاریخ کے ہر دور میں ایسے واقعات پائے گئے ہیں کہ جن بدنصیبوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو ستایا ہے ان کا حشر برآ ہوا ہے، مُرے خاتمه کے اسباب میں سے ایک سبب اولیاء اللہ سے بُعْض اور ان کی شان میں ہر زہ رسانی بھی ہے۔

حدیث قدسی میں وارد ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
مَنْ عَادَى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ أَذْنَتْهُ بِالْحُرُبِ

(صحیح بخاری، باب التوضیح 6502)

ترجمہ: جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہوں، اس لیے ہر مسلمان کو کسی بھی اللہ والے کی شان میں گستاخی اور زبان درازی سے پوری طرح پچنانالازمی و ضروری ہے، تاکہ وہ حسن خاتمه کے دولت سے محروم نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو بدآنجائی سے محفوظ فرمائیں آمین

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت سعد بن ابی وقار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایسی جماعت کے پاس سے گزرے جو کہ سب کسی شخص کی گفتگو غور سے سر جھکا کر سننے میں مشغول تھے۔ آپ نے بھی تحقیق حال کے لیے سر اندر ڈال کر اس کی بات سنی تو دیکھا کہ وہ حضرت علی حضرت طلحہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر لعن طعن کر رہا تھا۔

صحابی رسول کی بُدُعَّا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حرکت سے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو! اگر تو انہیں رکے گا تو میں تجوہ پر بُدُعَّا کر دوں گا، اس نے کہا کہ آپ تو ایسی دھمکی دے رہے ہیں کہ گویا کہ آپ نبی ہوں؟ اس کے بعد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر تشریف لے گئے، وضوفر مایا اور دور کمعت نماز پڑھی اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر ان الفاظ میں بُدُعَّا کی کہ ”اے اللہ! اگر آپ کو معلوم ہے کہ یہ شخص ایسے لوگوں پر گالم گلوچ کر رہا ہے جن کے نیک اعمال آپ کے دربار میں پہنچ چکے ہیں اور اس نے انہیں برا کہہ کر آپ کا غصہ مول لیا ہے تو اسے آج ہی عبرت ناک نشانی بنا دے۔“

انجمام بد اب حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بُدُعَّا مانگتے ہی ایک بدکا ہوا بختی اونٹ سامنے سے نکل کر مجمع کو چیر پھاڑتا ہوا اس شخص تک پہنچا تو لوگ ڈر کے مارے دور بھاگ گئے اور اس

معاشرہ میں طلاق کا رجحان کیوں بڑھ رہا ہے؟

بلکہ ہنستے بولتے کئی گھرانے متاثر ہو جاتے ہیں، اس لیے نکاح میں شریعت نے برابری کی رعایت کی ہے سرپرستوں کا نارواسلط اللہ رب العزت نے آسمانوں پر سب سے پہلا رشتہ شوہر و بیوی کا بنایا، پھر ان کے درمیان اپنی جانب سے محبت و مودت ڈال دی اور اس کو قدرت کی ایک بڑی نشانی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ عام طور پر زوجین کے درمیان بھگڑا و اختلاف اسی وقت دیکھنے میں آتا ہے جب کوئی تیرا شخص درمیان میں دخل اندازی کرتا ہے یا زبان درازی اور چغل خوری کے ذریعہ معاملہ کو خراب کرنے لگتا ہے۔ جو اسٹ فیلی میں بہ کثرت ایسا ہوتا ہے کہ باضابط خوف وہ اس کا ماحول بنایا جاتا ہے، میاں بیوی کے جائز جذبات و احساسات کو یکسر نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور خاندانی روایات کی پیروی کو شریعت سے بھی زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ میاں بیوی میں اتحاد باتی نہیں رہتا۔

اس سلسلہ میں بعض بزرگان دین کا یہ تحریک بھی، بہت مفید ہے کہ نکاح کے بعد کچھ مہینے نئے شادی شدہ جوڑے کو ساتھ رکھا جائے اس دوران ان کی مناسبت تربیت کی جائے پھر ان کا گھر بارالگ کر دیا جائے تاکہ وہ خود اپنے سیاہ و سفید کے ماک ہو جائیں۔ بہ صورت دیگر سرپرستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے اور پر عائد ہونے والے حقوق تو برآبردا کرتے رہیں، مگر بچوں کی جانب سے ہونے والی حق تلفی اور کوتاہی کو نظر انداز

موجودہ حالات میں طلاق کے تازہ ترین واقعات مسلسل بڑھتے جا رہے ہیں، اس لیے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ صرف نہ متنی بیانات اور قبی جوش و خروش کے بجائے طلاق کی اصل بنیاد اور اس کے اسباب اور وجوہات پر روشنی ڈالی جائے۔

مشورہ طلب کرنے میں کوتاہی نکاح کے معاملہ میں شریعت نے مردوں عورت کو پسند و ناپسند کا پورا اختیار دیا ہے۔ پھر جہاں ایک طرف اس حساس و نازک مسئلہ میں والدین کو بے جا اصرار و تختی سے منع کیا ہے وہیں دوسری طرف لڑکے اور لڑکی کو بھی ترغیب دی ہے کہ وہ والدین کی اجازت و اعتماد کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ بہر حال والدین کو چاہیے کہ لڑکے اور لڑکی کی پسند کا خیال کرتے ہوئے ان کے اطمینان کے بعد ہی بات کو آگے بڑھائیں ورنہ جلد بازی میں لیا گیا ایک فیصلہ پورا گھر اور خاندان اُجاڑ سکتا ہے۔

برابری کی رعایت نہ رکھنا شادی بیاہ کے موقع پر باہمی یگانگت، برابری اور فتوکا بھی شریعت نے اعتبار کیا ہے، کیوں کہ میاں بیوی کے درمیان فکر و خیال، معاشرت، طرز رہائش اور دین داری وغیرہ میں یکسانیت یا قربت ہونے کی صورت میں اس کی زیادہ امید ہوتی ہے کہ دونوں کی ازدواجی زندگی خوش گوار گزرنے اور رہشتہ نکاح مستحکم ہو۔

بے جوڑ نکاح عموماً ناکام رہتے ہیں اور اس ناکامی کے بُرے آثارات ان دونوں تک محدود نہیں رہتے،

طلاق کے اسباب میں سے ایک اہم سبب بخشن اپنے شوق کی تسلیم کے لیے خواتین کی غیر ضروری ملازمت بھی ہے۔ یہ وہ ناسور ہے جو تیزی کے ساتھ مسلم معاشرہ کا حصہ بنتا جا رہا ہے، جس کے متعدد نقصانات سامنے آ رہے ہیں۔ جیسے احساس برتری کی کیفیت، خود مختاری کا جذبہ، شوہر کے اختیارات میں دخل اندازی، اولاد کی پرورش و تربیت میں کمی، کوتاہی بیوی کی آمد و رفت پر شوہر کی جانب سے شکوک و شبہات کا اظہار وغیرہ۔

نوث: واضح رہے کہ بہ وقت ضرورت، درجہ مجبوری میں پرده وغیرہ کی جملہ شرطوں کے ساتھ خواتین کی ملازمت کافی جواز اپنی جگہ مسلم ہے۔ خاص کر لیڈی ڈاکٹر یا معلمہ کی حیثیت سے ان کی خدمات نہایت قابل قدر ہیں۔

خلاصہ کلام معاشرہ میں وقوع طلاق کے یہ چند بنیادی اسباب تھے، ورنہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہوتی ہیں۔ مثلاً عورت کا بانجھ پن یا زینہ اولاد سے محرومی، میاں بیوی کی ایک دوسرے کے مزاج سے ناواقفیت یا ہبھٹ دھرمی، مرد کی جانب سے حقوق و فرائض میں کوتاہی، رہائش وغیرہ کا نامعقول انتظام، پہلی بیوی کو اعتماد میں لیے بغیر نکاح ثانی کا اقدام وغیرہ۔ یہ اور ان کے علاوہ جملہ اسباب کا سد باب اسی وقت ممکن ہے جب کہ اس حوالہ سے شعور و بے داری ہم چلائی جائے، طریقہ طلاق سے مکمل آگاہی دی جائے، جگہ جگہ ورکشاپ اور تربیت پروگرام منعقد کئے جائیں وغیرہ۔

کریں یا نصیحت سے کام چلاتے رہیں۔
سوشل میڈیا کا غلط استعمال خوش گوار ازدواجی زندگی کے لیے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ میاں بیوی میں سے ہر ایک ایسے کام سے مکمل بچے جو اس محبت بھرے رشتہ کی دیواروں کو منہدم یا کمزور کر دے سوшل ویب سائٹس میں زیادہ تر لوگ فیس بک، ٹوٹر، یو ٹیوب، گوگل پلس، انسٹا گرام اور واٹس ایب وغیرہ استعمال کرتے ہیں، جن میں حسب استعمال نفع و نقصان کے دونوں پہلو موجود ہیں۔ مگر سب سبجیدی کے ساتھ غور کیا جائے اور معاشرہ کا بغور جائزہ لیا جائے تو شادی شدہ جوڑوں کے لیے سوشنل میڈیا کا بہ کثرت استعمال زہر قاتل سے کم نہیں۔

آج اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ سوشنل میڈیا کا بہ وقت ضرورت محود استعمال ہو اور حرام اور فضول امور سے مکمل اجتناب کی کوشش کی جائے تاکہ ازدواجی زندگی کو بار و نق بنا یا جاسکے۔

خواتین کی غیر ضروری ملازمت اسلام نے شوہرو بیوی کے درمیان تقسیم کار کا جو اصول بتالیا ہے وہ پُر سکون ازدواجی زندگی کے لیے نہایت ضروری ہے یعنی خاوند کمانے اور کھلانے کا مکلف ہے جب کہ بیوی امور خانہ داری کو انجام دینے کی ذمہ دار ہے۔ جستہ الوداع کے موقع پر بنی کریم ﷺ نے جو خطبہ دیا اس میں عورتوں کے متعلق یہ بیان بھی شامل ہے: ”تم پران کو معروف کے مطابق کھانا کھلانے اور کپڑا پہنانے کی ذمہ داری ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حجۃ النبی ﷺ، رقم الحدیث 1218)

بہت زیادہ احتیاط کیجیے!

کافی ہے کہ وہ ہر سنی ہوئی بات کو (تحقیق کیے بغیر) آگے بیان کر دے۔

(صحیح مسلم: باب لمحی عن الحدیث بکل ماسع)

من گھڑت احادیث کے نقضات

- 1 من گھڑت حدیث بیان کرنے پر جہنم کی وعدی آتی ہے
 - 2 یہ جھوٹ بولنا ہے
 - 3 دین میں اپنی طرف سے اضافہ کرنے کے متادف ہے
 - 4 خود ساختہ اور غلط باتوں کو دین کے نام پر عام کرنا ہے
 - 5 امت صحیح اور معتبر روایات سے دور ہو جاتی ہے۔
- حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم احادیث مبارکہ کو روایت کرنے میں بہت احتیاط فرماتے اور اس کی نزاکت کو اور ذمہ داری کو سمجھتے۔ احادیث بیان کرتے ہوئے لرزتے اور ڈر تے تھے اور یہ ڈرنا اس وجہ سے تھا کہ نبی کریم ﷺ کی طرف کوئی غلط بات منسوب نہ ہو جائے۔ حضرت عمر بن میمون کہتے ہیں کہ میں ہر جمعرات کو ایک سال تک حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آتا رہا، میں نے کبھی انھیں حضور ﷺ کی طرف نسبت کر کے بات کرتے نہیں سنًا۔ ایک مرتبہ حدیث بیان فرماتے ہوئے زبان پر یہ جاری ہو گیا کہ ”حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا“، تو بدن کا پ گیا، آنکھوں میں آنسو بھر آئے، پیشانی پر پیسہ آگیا، رگیں پھول گئیں اور فرمایا: ان شاء اللہ تعالیٰ یہی فرمایا تھا یا اس کے قریب قریب تھا یا اس سے کچھ زیادہ تھا یا اس سے کچھ کم۔

(سنن الداری: باب من حاب الفقیہ؛ رقم الحدیث: 278؛ صحیح)

نبی کریم ﷺ کی احادیث مبارکہ کو بیان کرنا بڑی فضیلت والا عمل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ ایک نازک اور حساس معاملہ بھی ہے کیوں کہ کسی بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا بہت بڑی ذمہ داری کی بات ہے۔ آج سوش میڈیا، پرنٹ میڈیا اور الیکٹریک میڈیا سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگ تحقیق کے بغیر احادیث کو شیئر کرتے اور پھیلاتے ہیں حالاں کہ اس معاملے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ جب تک یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ یہ حدیث ثابت ہے بھی یا نہیں، قابل قبول ہے بھی یا نہیں، اس کو بیان کرنا درست ہے بھی یا نہیں اس وقت تک اس کو بیان نہیں کرنا چاہیے۔

نبی کریم ﷺ نے احادیث گھڑنے اور انھیں پھیلانے والوں سے متعلق پیش گوئی فرمائی کہ ”آخری زمانے میں کئی دجال اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو تمہارے سامنے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ سنی ہوں گی اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے، سو ان سے بچو، کہیں وہ تحسیں گراہنا کر دیں اور فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (صحیح مسلم: باب فی الصفعاء والذمائن رقم: 7)

جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: محمد پر جھوٹ باندھنا عام لوگوں پر جھوٹ باندھنے کی طرح نہیں ہے، جس شخص نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (صحیح مسلم: باب التخذیم انکذب علی رسول اللہ ﷺ رقم الحدیث: 4)

اور فرمایا کہ ”آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنی بات

نااہل کو ذمہ داری سونپنے کا آنجمام

زیادہ مستحق ہے۔ لہذا کسی پس و پیش کے بغیر وہ عہدہ اور ملازمت اس کو سپرد کر دیا جائے اور اگر مطلوبہ صلاحیت کا حامل کوئی شخص دستیاب نہ ہو تو موجودہ لوگوں میں جو سب سے زیادہ لائق و فائق ہو اس کو منتخب کیا جائے۔ غرض یہ کہ حکومت کے ماتحت جتنے بھی عہدے اور منصب ہوتے ہیں وہ امانت ہیں اور ارباب حکومت اس کے امین ہیں، اگر حکومت نے اپنے ماتحت کسی شخص کو اس کا مجاز بنایا ہے تو وہ بھی امین ہے، ان سب کو چاہیے کہ عہدے اور منصب پوری دیانت داری سے تقسیم کریں، صلاحیت اور شرائط کو اس کے لیے معیار بنایا جائے نہ کہ قرابت اور تعلق کو۔ اگر کسی شخص کو ذاتی تعلق یا سفارش کی بنیاد پر یارشوت لے کر کوئی عہدہ و منصب سپرد کیا جاتا ہے تو یہ خیانت ہے اور تمام ذمہ دار اس خیانت کے مرتكب ہوں گے۔ ایک موقع پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص کو عام مسلمانوں کی کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہو پھر اس نے کوئی عہدہ کسی شخص کو شخص دوستی و تعلق کے پیش نظر دے دیا اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے نہ اس کا فرض قبول ہے نہ نفل، یہاں تک کہ وہ جہنم میں داخل ہو جائے۔“ (حج الفوائد، ص 335)

نااہلوں کو عہدے اور منصب سے گناہ تو ہوتا ہی ہے خود دنیاوی اعتبار سے بھی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اس سے مستحقین اور باصلاحیت افراد کے بجائے ناکارہ و نااہل لوگ عہدوں پر فائز ہو جاتے ہیں، ان میں کام کی صلاحیت نہیں ہوتی اس لیے پورا شعبہ بگڑ جاتا ہے۔

فتح کمہ کے موقع پر خانہ کعبہ کی کنجی جب حضرت عثمان بن طلحہ الحشی کو دینے اور ان کی امانت ان کو واپس کرنے کی تاکید کی گئی تو امانت کو جمع کے صیغہ کے ساتھ استعمال کیا گیا، ارشاد باری تعالیٰ کا مفہوم ہے ”اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچا دیا کرو“۔ (سورۃ النساء، آیت: 58)

قابل غور بات یہ ہے کہ کنجی کوئی اہم مال نہیں بلکہ یہ خانہ کعبہ کی خدمت کی نشانی ہے جس کا تعلق مال سے نہیں عہدے سے ہے۔ پھر بھی اس کو امانت سے تعبیر کیا گیا اور پھر جمع کا صیغہ استعمال کر کے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا کہ امانت کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں جن کی ادائیگی تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔ ذیل میں امانت کی صرف ایک صورت بیان کی جا رہی ہے جس کی طرف عام طور پر لوگوں کا ذہن نہیں جاتا۔ چنان چہ وہ اس امانت میں خیانت کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں اور انہیں کسی گناہ کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا، حالانکہ شریعت کی نظر میں اس چیز میں بھی خیانت براؤ رہ موجہ گناہ عمل ہے جس سے ہر مسلمان کا پچھنا نہایت ضروری ہے۔

نااہلوں کو عہدے سے سپرد کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے کہ جس عہدہ اور منصب کا جواہل ہوا سی کو وہ عہدہ سپرد کیا جائے، اس کے لیے سب سے پہلے غور کرنا چاہیے کہ اس کے ماتحتوں میں کون ایسا شخص ہے جس میں پیش نظر ملازمت یا عہدہ کی کمک شرطیں پائی جا رہی ہیں، ایسا کوئی شخص مل جائے تو وہی اس کا سب سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَحْمِيدُهُ وَتَصْلٰيْهُ وَسُلْطٰنُهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ
الْكَرِيمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَعَلٰى اٰلِهِ
وَآلَّوْاْجَهِ وَآخْيَاهِ وَآتَبَاعِهِ أَمْمَعِينٍ

بخدمت جناب موجودہ حکمران افغانستان

33 رکنی کابینہ کے نام کھلاخت

قابل صد احترام، عزیزم طالبان، حق دار افغانستان،
اہل اقتدار و حکمران! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ!

تم پر رحمت بر سے صبح و شام
تم ہماری جان تم میری جان
دعاء ہے حقیق کی کہ رہے سلامت افغانستان
رہیں آباد طالبان عالمان حکمران
بے شمار رحمتیں برسیں بر طالبان
بے شمار برکتیں ملیں از طالبان
پھر نہ بھی لوٹے دشمن افغانستان
ہوں تباہ و برباد مخالفان
مدد و نصرت رہے حالیاں
تا قیامت محفوظ رہے افغانستان
جیتے جائے رہیں منصفان
النصاف پھیلے از عدیاں
زندہ رہیں زندہ دل مجہداں
شہاش حکمران افغانستان طالبان
حمایت رہے گی تا قیامت الہیاں
ان شاء اللہ تعالیٰ باقیاں
کبھی آزمائش سے نہ ہونا پریشان
دعاء ہے کہ تم روول کر از پاکستان
مع افغانستان طالبان عالمان
عالمان مفتیان حکمران

اس خط کے 2 بڑے مقصد (دو باتیں)

1 مبارک باد اور خراج عقیدت پیش کرنا

2 کچھ معروضات اور مشورے پیش کرنا

آباد رہو تم اے طالبان	تم پر جان بھی قربان	تمہاری قربانیاں کمائنستان	تمہاری افواج عالمان	تمہارا مشن علم بالقرآن	تمہارا عمل مطابق حدیثان	تمہارا مقصد عدلستان	تمہارا دستور سہولستان	تمہارا شعور آخرستان	تمہارا جنڈا حقانستان	تمہارا جہد تغیر روحانستان	تمہاری کاؤش باغ قبرستان	تم بناؤ! ایسا خلقستان	جو بناتا رہے انسانستان	تم رہو بنانے رحمانستان	تم بھگانے والے ہو از شیطان	رہنا مل جل کر دوستان	اے طالبان اے عالمان اے مفتیان	اے ٹرڈر اہل افغانستان
-----------------------	---------------------	---------------------------	---------------------	------------------------	-------------------------	---------------------	-----------------------	---------------------	----------------------	---------------------------	-------------------------	-----------------------	------------------------	------------------------	----------------------------	----------------------	-------------------------------	-----------------------

تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل کرنے پر سونے کے پانی سے خراجِ تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہماری طرف سے مبارک بادا اور خراجِ تحسین قبول فرمائیے۔

اور یاد آیا کہ پہلے دور اقتدار میں حضرت مولانا محمد موسیٰ صاحب روحانی رحمہ اللہ تعالیٰ (سابق استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) نے بھی طالبان کی حکومت بننے پر بہت زیادہ دلی خوشیوں کا اظہار فرمایا تھا۔

دوسری بات معروضات، گزارشات اور چند مشورے: بندہ ناچیزِ محمد عتیق الرحمن (مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور پاکستان) چھوٹا منہ بڑی بات، لیکن چند مشورے دینا چاہتا ہے، اگر اچھے لگیں تو قبول فرمائیجیے گا:

1 اپنی حکومت، آفواج اور عدالیہ کو بہت زیادہ مضبوط بنا کر رکھئے۔ ایک جماعت مجاہدین کی فوج کے نام سے چوکنی رہے۔ جہاں جہاں سے ممکنہ طور پر حملہ ہو سکتا ہے جدید اسلحہ سے لیس رہے اور مکمل تیار رہے۔ خود سے کسی ملک کے ساتھ دشمنی نہ پالی جائے اور تمام ملکوں کے ساتھ سفارتی اور کاروباری تعلقات بحال اور مضبوط کئے جائیں۔ نیزاپی ثابت کارکردگی کے اظہار اور اپنے خلاف منفی پروپیگنڈہ کے خاتمہ کے لیے میدیا کا ٹھیک طریقہ سے استعمال کیا جائے **2** اپنی ایئر فورس ضرور بنائیے، اس میں سستی نہ کیجئے **3** اپنے تمام اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز میں درس قرآن کریم، درس احادیث مبارکہ نماز اینچ گانہ اور شرعی قوانین نافذ فرمائیے اور تربیت خوب کی جائے۔ دینی مدارس کی جامعیت قائم کی جائے۔ مدارس و مساجد کا مکمل انتظام اپنے قابو میں رکھ کر تعلیم

بندہ ناچیزِ محمد عتیق الرحمن گناہ گاربندہ ضرور ہے مگر اپنے والد صاحب مرحوم کی نسبت سے ایک تعارف رکھتا ہے۔ میرے والد محترم حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ، جامعہ اشرفیہ لاہور پاکستان کے شیخ الحدیث رہے۔ 50 سال دورہ حدیث کی کتابیں پڑھائیں، جن میں سے ماشاء اللہ تعالیٰ 30 سال بخاری شریف پڑھاتے رہے۔ پاکستان کی بلکہ عالمی مانی ہوئی گم نام شخصیت تھے، اور زہد و تقویٰ کے پیکر تھے۔ صاحبِ نسبت، مجدد، عالم، مفتی، قاری تھے۔ بندہ ان کا درمیانہ بیٹا ہے۔

میرے والد محترم نے 1994ء میں مدرسہ قائم کیا، جس کا نام ”عبداللہ بن عمر“ رکھا۔ اس کی خدمات شروع سے اب تک بندہ ناچیزِ محمد عتیق الرحمن کے سپرد کر دیں تھیں۔

پہلی بات مبارک بادا اور خراج عقیدت پیش کرنا: جب پہلے طالبان دور اقتدار میں آئے تھے تب میرے والد محترم (حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ) نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا تھا۔ اب وہ اس دنیا میں نہیں ہیں، لہذا بندہ اپنی طرف سے اور تمام اساتذہ مدرسہ (عبداللہ بن عمر) اور انتظامیہ کی طرف سے آپ تمام طالبان عالمان منتیان قاریان حکمران (عبوری حکومت کے 33 ارکان) کو بہت بہت دل کی گہرا سیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور جہاد فی سبیل اللہ جاری رکھتے ہوئے بڑی قربانیاں پیش کر کے صبر و تحمل کا مظاہرہ کر کے اللہ

اور سیاحتی مقامات کو فعال کیا جائے۔

⑧ اپنے ملک افغانستان کوسود، شراب، قرضہ، بدعات اور فرقہ واریت سے مکمل پاک رکھئے۔ اور ملک کو قرضوں سے بچاتے ہوئے قدرتی ذرائع آمدن سے فائدے اٹھائے جائیں۔

⑨ شہداء کی اولادوں اور ان کی بیواؤں سے خوب حسن سلوک رکھ کر ان کا خوب خیال رکھا جائے۔

⑩ بے گناہ قیدیوں کو رہا کیا جائے اور ذاتی انتقامات معاف رکھے جائیں۔ اور باقصور قیدیوں کو دین کی تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے۔

⑪ اپنے ملک افغانستان میں اپنی قومی زبان کے علاوہ مزید پانچ زبانیں رائج کی جائیں اور ان کی تعلیم دی جائے: ① عربی - ② فارسی - ③ انگلش - ④ اردو - ⑤ چائینز۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین ثم آمین۔

وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ الْخَلْقِهِ مُحَمَّدَ وَآلِهِ وَآخْتَابِهِ وَآتَيَاهُهُ أَجْمَعِينَ

اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں!

إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفِي عَلَيْهِ شَيْءٌ
فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ
”بِيَقِينٍ رَكِوْكَهِ اللَّهِ تَعَالَى سَعَى كُوئیْ چِيزْ چِھَپْ نَهِيْں
سَكَتَى، نَهْ مَيْنِ مَيْنِ اُورْنَهْ آسَمَانِ مَيْنِ“۔

(سورہ آل عمران، آیت: 5)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ دھیان نصیب فرمادیں کہ

اللہ تعالیٰ ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اور شرعی قوانین نافذ فرمائیے اور تربیت خوب کی و تربیت علمی معیار اور عملی میدان قائم کیا جائے۔ اور تمام مدارس افغانستان اور مساجد کو باہم ایک دوسرے سے ملحق کیا جائے۔ اور مضبوط ربط قائم کیا جائے اور ایک اجتماعی امتحان کو منظم کیا جائے۔ اور دارالافتاء کی رپچیوں کی شادی بالغ ہونے کے بعد جلدی کروانے کا قانون بنادیا جائے تاکہ عوام افغان بڑھ سکے اور معاونین بن سکیں۔

⑤ اسلامی قوانین کی روشنی میں ملکی قوانین مکمل بنالئے جائیں اور حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مظلہ (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان) کے مشورہ کے مطابق جدید مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے قوانین مدقائق و مرتب کئے جائیں۔

⑥ غیر سودی نظام پورے ملک افغانستان میں رائج رکھا جائے۔ نیز زکاۃ کی وصولی اور مستحقین تک اُس کی ادائیگی کا نظام امارت کے زیر انتظام رہے، اس سے سو فی صد غربت کا خاتمه ممکن ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اور مالیاتی نظام کی بہتری کے لیے جیسا کہ آپ حضرات کو حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب بہتر کرنے کا پیغام بذریعہ آڈیو سینچ دے چکے ہیں، اور حضرت نے آپ حضرات کی سنجیدگی کی صورت میں مالیاتی نظام کے سلسلہ میں پچی طلب اور ضرورت ہوتے معاونت کی بھی پیشکش فرمائی ہے۔

⑦ جائز درجہ کے کھیلوں پر پابندی عائدہ کی جائے

احکام الہی اور عقل

مولانا

محمد عمر فاروق

ستا لاهور

پر سوار ہو کر گیا اور جب چڑھائی شروع ہوئی تو وہاں گھوڑے کو باندھ کر پیدل روانہ ہو گیا اس کا یہ طریقہ بالکل صحیح ہے، نہ اس نے گھوڑے کو بالکل بے کار سمجھا اور نہ ایسا کار آمد کہ چڑھائی پر بھی اسے لے جاتا۔ یہ تیرا شخص منزل مقصود تک پہنچ گا۔

اب سمجھیے! کہ احکام الہی اور غیب با تین پہاڑ کی چوٹی کی طرح ہیں اور عقل گھوڑا ہے، اس گھوڑے سے چوٹی پر چڑھنے کا کام مت لو، ورنہ پھصل کر کسی گھری کھائی میں جا گرو گے بلکہ جہاں تک اس کی رسائی ہے یعنی پہاڑ کا دامن وہاں تک ضرور اس سے کام لو۔ حاصل یہ کہ عقل نہ توبے کار چیز ہے کہ اسے بالکل چھوڑ دیا جائے اور نہ اتنی کام کی چیز ہے کہ ہر جگہ اس سے کام لیا جائے۔ اس کو یاد رکھئے یہ بالکل صحیح فیصلہ ہے۔ (از مقولات حکیم الامت، محسن اسلام، ص: 322)

نعمت اور عافیت کے لیے دعا

نبی کریم ﷺ کی دعاؤں میں ایک دعا یہ بھی شامل ہے: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحْوُلِ عَافِيَّتِكَ وَفَجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ** (صحیح مسلم: 2739)
ترجمہ: ”اے اللہ تعالیٰ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں نعمت کے زائل ہونے سے، عافیت کے پھر جانے سے، اچانک پکڑ سے اور آپ کی ہر طرح کی ناراضگی سے۔

حقیقت میں عقل بہت محدود چیز ہے، اور عقل مخلوق ہے وہ خالق کے اسرار میں کیسے حکم کر سکتی ہے۔ ان علماء حضرات نے عقل کی ماہیت کو خوب سمجھ لیا ہے اس لیے اس کو چھوڑا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں عقل غلطی و بے کار چیز ہے اور سب اس کو چھوڑ کر دیا نہ بن جائیں۔ یہ تعلیم کسی نے نہیں دی بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ احکام الہی کے دریافت کرنے میں عقل کافی نہیں ہے کیوں کہ عقل کی رفتار اور رسائی محدود ہے۔ جہاں تک اس کی رسائی ہے وہاں تک بڑے کام کی چیز ہے اور اس سے ضرور کام لینا چاہیے اور جہاں عقل کی رسائی نہیں ہے وہاں اس کے بھروسہ پر رہنا غلطی ہے۔

مثال کے ذریعہ وضاحت اس کی مثل اس طرح ہے کہ ایک پہاڑ کی اوپری چوٹی تک چڑھنا تھا ایک شخص نے یہ کیا کہ گھوڑے کو گھر ہی سے ساتھ نہیں لایا اس خیال سے کہ آخر مجھے گھوڑے کو چھوڑنا پڑے گا لہذا پہلے ہی گھر میں چھوڑ دیا اور پیدل چلنا شروع کر دیا۔ پیروں میں چھالے پڑ گئے اور کچھ اوپر تک پہنچا، بھی مشکل ہو گیا، یہ حماقت ہے۔ اور دوسرا نے یوں کیا کہ چوٹی تک گھوڑے پر ہی جانا چاہتا ہے، لہذا گھوڑے پر دامن کوہ تک پہنچے اور پھر چڑھائی پر بھی گھوڑے کو دوڑائے جاتے ہیں کہ ایک جگہ سے جو گھوڑا پھسلا تو یہ دونوں ایک کھائی میں جا کر گئے۔ اور ایک تیرا شخص ہے کہ وہ دامن کوہ تک کو گھوڑے

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ایمان افروز واقعات مولانا عبدالرحیم

نے بتلایا کہ مجھ پر ایک سال کا اونٹ کا پچر زکاۃ میں واجب ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”واجب تزویہ ہے جو انہوں نے بتلایا، البتہ اگر تم اپنی طرف سے اس سے زیادہ عمدہ مال دو تو قبول ہے، اللہ تعالیٰ تمہیں اس کا اجر مرحمت فرمائیں چنانچہ اس صحابی نے وہ اوثنی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دی، اور حضور ﷺ نے قبول فرمایا کہ برکت کی دعا دی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی طرح خوش دلی سے زکاۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

سلامتی کی راہ

حکیم الامت مجدد المحدث حضرت مولانا محمد اشرف علی تحانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جس کے سر پر بڑے موجود ہوں اس کو اپنی شہرت کی کوشش نہیں کرنی چاہیے بلکہ جہاں تک ہوا پہنچو گم کرو، گم نامی میں رہو۔ کیوں کہ بہابننا سخت خطرہ کی بات ہے اور شہرت سے دنیوی مصیبتوں کا دروازہ بھی کھل جاتا ہے۔ سلامتی اسی میں ہے کہ چھوٹے بن کر رہو، اس میں دین کی بھی سلامتی ہے اور دنیا کی بھی۔ اور جس کے سر پر کوئی بڑانہ ہو اس کے لیے میں دوسرا طریقہ بتلاتا ہوں اور اس کے پسندیدہ ہونے پر تم کھا سکتا ہوں، وہ یہ کہ اپنے چھوٹوں سے مشورہ کیا کرے، ان شاء اللہ تعالیٰ غلطیوں سے محفوظ رہے گا (المعلم والعلماء: 319)

حضرت ابی بن کعب زکاۃ کی ادائیگی کا شوق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے زکاۃ کامال وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ میں ایک صاحب کے پاس گیا اور ان سے ان کے مال کی تفصیل معلوم کی تو ان پر ایک سال کی عمر کا ایک اونٹ کا پچر زکاۃ کے طور پر واجب تھا، میں نے اس کا مطالبہ کیا تو وہ صاحب فرمانے لگے کہ ایک سال کا پچر تونہ دودھ کے کام کا اور نہ ہی سواری کے کام کا۔ چنان یہ ایک عمدہ جوان اوثنی لے جاؤ، میں نے کہا کہ میں تو اسے نہیں لے سکتا کہ مجھے عمدہ مال لینے کا حکم نہیں ہے۔ البتہ اگر تم یہی دینا چاہتے ہو تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سفر میں ہیں اور آج تمہارے قریب ہی ایک جگہ پڑا ہو گا، خود ہی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر پیش کر دو۔ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے منظور فرمایا تو مجھے انکار نہیں، ورنہ میں معذور ہوں یہیں لے سکتا۔

وہ صاحب اوثنی کو ساتھ لے کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے پاس آپ کے قاصد زکاۃ کامال لینے آئے تھے اور خدا کی قسم! مجھے آج تک یہ سعادت نصیب نہیں ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم یا ان کے قاصد نے میرا مال لیا ہو، اس لیے میں نے سارا مال سامنے کر دیا۔ قاصد

گناہوں پر ڈھیل کی ایک وجہ

عیش میں غرق رہے گا بلکہ خوش بھی ہو گا کہ جس گناہ پر اُسے سزا دی جانی چاہیے تھی اس گناہ پر اسے اعلیٰ عہدہ مل گیا، سواسے گم رہا ہی میں رکھنا مقصد تھا۔

بابا بھی نے کچھ دیر خاموشی اختیار کی اور پھر فرمایا جب گناہوں پر آسانی ملنے لگے تو سمجھ لینا آخرت خراب ہو گئی۔ اور تم پر قوبہ کے دروازے بند کر دیئے گئے، میں یہ سن کر حیران رہ گیا۔ اپنے گریبان میں اور آس پاس نگاہ دوڑائی کہ کیا آج ایسا نہیں ہے؟ ہمیں بار بار گناہوں کا موقع ملتا ہے اور کتنی آسانی سے ملتا ہے اور ہماری کوئی کپڑا بھی نہیں ہوتی۔ ہم خوش ہیں، عیش میں ہیں۔ سچ کارستہ دشوار ہوتا ہے اس میں بے شمار تکلیفیں ہوں گی، آزمائشیں، مصیبتیں سب ہوں گی مگر گناہ کارستہ ہمیشہ ہموار ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت دیں اور ہم سب کی حفاظت فرمائیں آمین

اپنے کام خود بکھیے!

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اپنے کام خود سرانجام دیا کرتے تھے، اور (گرم موسم میں محنت و مشقت کی وجہ سے) ان کے جسم مبارک سے (لپینے کی) بوا جاتی تھی۔ اس لیے ان سے کہا گیا کہ اگر وہ (نمایا جھ کے لیے) غسل کر لیا کریں تو بہتر ہے۔ (صحیح بخاری: 2071)

ایک بابا بھی نے قصہ سنایا کہ کسی قبرستان میں ایک شخص نے رات کے وقت نعش کے ساتھ زنا کیا، بادشاہ وقت ایک نیک صفت انسان تھا اس کے خواب میں ایک سفید پوش آدمی آیا اور اسے کہا کہ فلاں مقام پر فلاں شخص اس گناہ کا مرتكب ہوا ہے، اور اسے حکم دیا کہ اس زانی کو فوراً بادشاہی دربار میں لا کر اسے مشیر خاص کے عہدہ پر مقرر کیا جائے۔ بادشاہ نے وجہ جانتی چاہی تو فوراً خواب ٹوٹ گیا۔ وہ سوچ میں پڑ گیا، بہر حال سپاہی روانہ ہوئے اور جائے وقوع پر پہنچ، وہ شخص وہی موجود تھا، سپاہوں کو دیکھ کر وہ پوکھلا گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اس کی موت کا وقت آن پہنچا ہے، اسے بادشاہ کے سامنے حاضر کیا گیا، بادشاہ نے اسے اس کا گناہ سنایا اور کہا آج سے تم میرے مشیر خاص ہو۔

غافل لوگوں کے لیے تنبیہ دوسری رات بادشاہ کو پھر خواب آیا تو بادشاہ نے فوراً اس سفید پوش سے اس کی وجہ پوچھی کہ آپ نے ایک زانی کے ساتھ ایسا کیوں کرنے کا کہا؟ سفید پوش نے کہا: اللہ تعالیٰ کو اس کا گناہ سخت ناپسند آیا، چون کہ اس کی موت کا وقت نہیں آیا تھا اسی لیے تم سے کہا گیا کہ اسے مشیر بنالوتا کہ وہ عیش میں پڑ جائے اور کبھی اپنے گناہ پر نادم ہو کر معانی نہ مانگ سکے۔ کیوں کہ اس کی سزا آخرت میں طے کردی گئی ہے۔ مرتبے دم تک وہ

قبرستان سے متعلق کچھ مسائل

مولانا فتحی محمد نو خان

مسئلہ 1 قبرستان کی زمین میں وقف کرنے سے قتل پوری کری جائے ضرورت پوری ہونے پر دکانوں کو توڑ دیا جائے۔ (مسنونات قادری حمیہ 135/4)

مسئلہ 4 میت لے جائے یا قبرستان کے دیگر منافع کے لئے قبرستان کے بیچ سے یا ایک کنارہ سے راستے نکالنا جائز ہے شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ تاہم اس بات کا خیال رہنا چاہئے کہ راستہ پر کوئی نی یا پرانی ایسی قبریں نہ ہوں جن کے اندر میت کی ہڈیاں وغیرہ باقی ہوں۔ (مسنونات قادری مفہوم العلوم)

مسئلہ 5 کسی شخص کی اپنی مملوکہ زمین ہے دوسرے شخص نے ماں کی اجازت کے بغیر اس زمین میں اپنی میت کو دفن کر دیا تو ماں کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس پر راضی ہو جائے اور میت کو نکالنے پر مجبور نہ کرے اور چاہے تو میت کو نکالنے کا حکم کرے اگر میت کو نکالنے کا لے تو ماں کا چاہے تو زمین کو برابر کر کے اس پر بھیت کرے۔ (ہندیہ 472/2)

مسئلہ 6 کسی شخص نے عام قبرستان میں اپنے لیے قبر کھود کر رکھ دی پھر کوئی شخص اس قبر میں اپنے مردے کو دفن کرنا چاہے تو اگر قبرستان میں دوسری جگہ دفن کرنے کی گنجائش ہے تو دوسری جگہ کھود کر اپنے مردے کو دفن کرے اور اگر دوسری جگہ گنجائش نہیں ہے تو اسی کھودی ہوئی قبر میں دفن کر دے۔

(فتاویٰ قاضی خان 3/313)

مسئلہ 2 وقف قبرستان میں خود رو درخت لگے ہوں تو اگر مناسب معلوم ہو تو ان کو کاث کر اس کی قیمت قبرستان میں لگانا جائز ہے اور اگر قبرستان کو ضرورت نہ ہو تو کسی اور قبرستان میں قیمت کو لگانا جائز ہے اور اگر درخت واقف نے خود لگایا ہے یا کسی اور شخص نے متولی قبرستان کی اجازت سے لگایا ہے تو لگانے والا شخص ان درختوں کا ماں ہے، اس کی اجازت کے بغیر ان درختوں کو کاشنا درست نہیں ہے۔ (خنزیۃ الفقہ 291/2)

مسئلہ 3 وقف قبرستان جس کو مردوں کی تدبیح کے لئے خاص کیا گیا ہوا اس میں دکان و مکان وغیرہ بنانا تاکہ اس سے کرایہ حاصل کر کے قبرستان کے مصالح میں خرچ کیا جائے یہ وقف کے منشا کے خلاف ہے۔ قبرستان کی ضروریات کو چندہ سے پورا کیا جائے، مقامی چندہ سے کام نہ ہو سکتا ہو تو یہ ورنی چندہ کیا جائے اگر کسی طرح سے بھی کام نہ چل سکتا ہو

(خنزیۃ الفقہ 2/286)

قرآن کریم کے بارے میں رب تعالیٰ رسول ﷺ کے فرمان

ارشاد خداوندی ہے

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے بہتر اور افضل بندہ وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور دوسروں کو اس کی تعلیم دے۔“ (صحیح بخاری، باب خیر کم من تعلم القرآن: 5027)

② حضرت عبدہ ملکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا: ”قرآن والو! قرآن کو اپنا تکیہ اور سہارانہ بنالو، بلکہ دن اور رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کیا کرو جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کو پھیلاو۔ اور اس کو دچپی سے اور مزمے لے لے کر پڑھا کرو اور اس میں تدرکرو۔ امیر رکو کہ تم اس سے فلاج پاؤ گے، اور اس کا جلدی معاوضہ لینے کی فکر نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کا عظیم ثواب اور معاوضہ اپنے وقت پر ملنے والا ہے۔“

{شعب الامان للبنیقی، فعل فی ادمان تلاوة القرآن: 1852}

③ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے قرآن مجید کا ایک حرفا پڑھا اس نے ایک بینکی کمالی اور یہ ایک بینکی اللہ تعالیٰ کے قانون کرم کے مطابق دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ الٰم ایک حرفا ہے بلکہ الف ایک حرفا ہے، لام ایک حرفا اور میم ایک حرفا ہے۔“ (جامع ترمذی، باب ما جاء نہیں قرآن: 2910 صحیح)

اللہ تعالیٰ نہیں قرآن کی تمام فضیلیتیں اور برکات نصیب فرمائیں آمین

۱ وَالَّذِينَ إِذَا ذُكِرُوا بِالْيَتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخْرُوا عَلَيْهَا حُصْمًا وَعُمَيَّانًا (سورہ الفرقان، آیت: 73)

ترجمہ: اور وہ ایسے ہیں کہ جب ان کو ان کے رب کی آیتوں کے ذریعہ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ ان پر بہرے اور اندر ہے ہو کر نہیں گرتے۔

۲ وَلَا تَكُونُوْا كَالَّذِينَ قَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ إِنَّ شَرَّ الدُّوَابِ عِنْدِ اللَّهِ الصُّمُ الْبُكُومُ الَّذِينَ لَا يَعْقُلُوْنَ (سورہ الانفال، آیت: 22-23)

ترجمہ: اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کہا ہم نے سنا، حالاں کہ وہ نہیں سنتے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدترین جانوروں بہرے اور گونگے لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

۳ وَلَقَدْ يَسَرْنَا الْقُرْآنَ لِلَّذِيْكُ فَهُلْ مِنْ مُدَّكِرٍ (سورہ القمر، آیت: 17)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن مجید کو نصیحت کے لیے آسان کر دیا، پس کیا ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟

۴ وَقَالَ الرَّسُولُ يَرَبِّ إِنَّ قَوْمِي أَتَخْدُوْا هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا (سورہ الفرقان، آیت: 30)

ترجمہ: اور رسول کہے گا کہ اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔

قرآن مجید کے بارے میں ارشاد بنوی ﷺ

۱ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

مولانا
محمد طیب الیاس
صاحب

درود شریف بھیجنے کے خاص اوقات

گا۔ (شعب الایمان للیہیقی، الصلاۃ، فضل الجمیع، رقم 2770)

9) ہر مجلس اور ہر نشست میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، پس جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔“ (سنن الکبری للیہیقی، کتاب الجمیع باب مائیہ مرفنی لیلۃ الجمیع، رقم 5994)

10) روضہ اطہر پر حاضری کے وقت

(سنن ترمذی، ابواب الدعویات، باب فی القوم ب مجلسون ولا یذکرون اللہ، رقم 3380)

حضرت عبد اللہ بن دینا ر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر کھڑے دیکھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آپ پر درود پڑھ رہے تھے اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دعائے مغفرت کر رہے تھے۔“ (موطا ماک، کتاب السہو، باب ماجاء فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم 574)

11) مصیبت اور دشواری کے وقت اتمام وقت

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جناب

7) جمعہ کی رات حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، پس جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے۔“ (سنن الکبری للیہیقی، کتاب الجمیع باب مائیہ مرفنی لیلۃ الجمیع، رقم 5994)

8) جمعہ کے دن حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے تمام دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے، اور اسی دن اُن کی وفات ہوئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا، سو اس دن میں مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو، کیوں کہ تمہارے درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔“ (سنن ابی داؤد، ابواب الجمیع، باب فضل یوم الجمیع ولیلۃ الجمیع، رقم 1047)

حضرت ابو امام مرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”ہر جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو، کیوں کہ ہر جمعہ کے دن میری اُمّت کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، پس مجھ پر زیادہ درود بھیجنے والا شخص (قیامت کے روز) سب سے زیادہ میرے قریب ہو

بھی ضرور لکھے، صرف زبان سے پڑھنے پر اکتفا نہ کرے، کیوں کہ درود وسلام کا لکھنا عظیم و دانیٰ اجر کا باعث ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی کتاب میں مجھ پر درود لکھے، جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا، فرشتے مسلسل اس کے لیے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔“

(طرانی اوسط، باب الاف، رقم: 1835)

15 جمعہ کے خطبے میں ہر خطبے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلاة وسلام بھیجا مسنون عمل ہے۔ (ابحر الرائق، باب صلاۃ الجمعة: 159)

— درود ابراہیمی —

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى الْأَمْمَاءِ
 كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيْهِ إِبْرَاهِيمَ فَعَلَى إِلَيْهِمْ
 إِنَّكَ لَمِنْ كَمِنْكَ

 اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّ عَلَى الْأَمْمَاءِ
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَيْهِ إِبْرَاهِيمَ فَعَلَى إِلَيْهِمْ
 إِنَّكَ لَمِنْ كَمِنْكَ

رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اذکار و دعا کا اپنا تتمام وقت آپ پر درود پڑھنے کے لیے ہی وقف کر دیا ہے؟ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تب تو تمہاری تمام مشکلیں حل (اور ضرورتیں پوری) ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ (مستدرک للحاکم، کتاب الشیسر، رقم: 3578)

12 ملاقات اور مصافحہ کے وقت

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جو دو بندے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرتے ہوں جب آپس میں ملیں اور ایک دوسرے سے مصافحہ کریں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود پڑھیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔“ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم: 194)

13 صبح اور شام کے وقت حضرت ابو الدراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے، اسے قیامت کے روز میری شفاعت نصیب ہوگی۔

(ترغیب و تہبیب، کتاب الانوافل، رقم: 987)

14 رسول اللہ ﷺ کا نام مبارک لکھتے وقت ہر کاتب کے لیے مناسب و بہتر ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی کے ساتھ درود وسلام

حق بات کہنے کی تین شرائط

وجہ سے پھیلتا ہے کہ ان تین شرطوں میں سے کوئی شرط مفقود ہو جاتی ہے، یا تو بات ہی حق نہیں ہوتی، بلکہ غلط بات لوگوں تک پہنچا رہے ہیں، اس سے لوگوں کو کیا فائدہ ہو گا، جب بات ہی غلط ہے۔ یا نیت غلط ہوتی ہے۔ مثلاً نصیحت کرنے والے کی نیت یہ ہوتی ہے کہ میں بڑا ہوں، میں زیادہ چانتا ہوں، میں زیادہ نیک ہوں، زیادہ مقدس ہوں اور میرے مخاطب فاسن و فاجر ہیں، یہ رُے ہیں اور اس کو نصیحت کرنے سے مقصود اس کی بے عزتی کرنا ہے، تو کسی مسلمان کی بے عزتی کرنا اور مسلمان کیا کسی غیر مسلم کی بے عزتی کی بھی اجازت نہیں دی گئی۔ جس کے ساتھ تمہاری جگ نہیں ہے۔ لہذا نیت ہی خراب ہو گئی تو اس سے فائدہ کیسے پہنچے؟

انبیاء کرام علیہم السلام کا مقصد اصلاح ہوتا تھا
حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تودین کی بات پہنچاتے ہوئے یہی کہا کرتے تھے۔

حضرت شعیب علیہ السلام اپنی کافر قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے کہ ”میرا مقصد اپنی استطاعت کی حد تک اصلاح کے سوا کچھ نہیں ہے، اور مجھے جو کچھ توفیق ہوتی ہے صرف اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہوتی ہے۔“ (سورہ حود، آیت: 88)

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کرنا نصیب فرمائیں
آمین ثم آمین یا رب العالمین

شیخ الاسلام حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ تعالیٰ کی ایک بات میں نے اپنے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے سنی، وہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر حق بات، حق نیت سے، حق طریقہ سے کہی جائے تو کبھی وہ نقصان نہیں پہنچاتی۔ گویا کہ اس کے لیے تین شرطیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ بات حق ہو، دوسرا شرط یہ کہ نیت حق ہو کہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی نیت ہو، اور دوسرا کی ہمدردی کی نیت ہو، دوسرا کو فائدہ پہنچانے کی نیت ہو۔ اپنی بڑائی ظاہر کرنا مقصود نہ ہو، اور دوسرا کی تحقیر مقصود نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا، اور اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ محبت اور شفقت کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی کے ساتھ، دل سوزی کا برتاؤ کرنا مقصود ہو۔

تیسرا شرط یہ ہے کہ نصیحت کرنے کا طریقہ بھی حق ہو، یعنی وہ طریقہ ہو جو انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ تھا کہ زرمی سے، محبت سے، پیار سے بات کرتے تھے ہمدردی کے تقاضے پر عمل کرتے تھے، اور اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اس کو بُرًا لگے گا یا نہیں؟ لیکن میں اپنی طرف سے حق بات، حق طریقہ سے اور حق نیت سے پہنچا دوں۔

بہرحال! نصیحت کرنے کی یہ تین شرطیں ہیں کہ بات حق ہو، نیت حق ہو اور طریقہ بھی حق ہو۔

فساد کب پھیلتا ہے جو فساد پھیلتا ہے وہ عموماً اس

توبۃ النصوح اکابرینِ امت کی نظر میں

(تفسیر القطبی، سورۃ التحریم 18/198)

حضرت قادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سچی آمیز توبہ نصوح کہتے ہیں۔ (تفسیر الحازن 7/121)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ نصوح مقبول توبہ کو کہتے ہیں اور توبہ اس وقت تک قبول نہیں کی جاتی ہے جب تک کہ اس میں تین چیزیں نہ پائی جائیں: ① عدم قبولیت کا خوف ہو۔ ② قبولیت کی امید ہو۔ ③ نیکیوں پر ثابت قدمی ہو۔

حضرت محمد بن قرظی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ توبہ

نصوح چار چیزوں کے پائے جانے کا نام ہے: ① زبان سے استغفار کرنا ② بدن سے گناہوں کو اکھیڑ پھینکنا ③ دل سے دوبارہ لوٹنے کے ترک کا اظہار کرنا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی یہی متفق ہے۔ (الحدیڈ 8/127)

④ برے دوستوں کی صحبت سے دوری اختیار کرنا۔

⑤ حضرت ذوالنورین رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اہل خیر کی صحبت اختیار کرنا۔ (تفسیر الحازن 7/122)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا چار چیزیں توبہ نصوح کی نشانی ہیں: ① گناہوں کو زائل کرنا ② اللہ تعالیٰ کی یاد سے دل بہلانا یا تشویش میں بنتا ہونا یعنی نادم ہونا ③ اگسارتی و تابع داری اختیار کرنا ④ گناہوں سے دوری اور جدائی اختیار کرنا۔

قرآن مجید میں بار بار توبہ کی ترغیب دی گئی ہے اور فرمایا گیا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحاً حَسْنِي رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ترجمہ: اے ایمان والو! آجا تو بہ کی طرف اور سچے صاف دل سے توبہ کرلو، امید ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کو مٹا کر تھہیں بہتی نہروں والی جنت میں داخل کرے گا۔ (سورۃ التحریم، آیت: 8)

اکابرینِ امت کی نظر میں نصوح کا مفہوم

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توبہ نصوح سے مراد ایسی توبہ ہے کہ پھر دوبارہ گناہ کی طرف لوٹ کرنے جائیں۔ حضرت امام فراء رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آیت میں نصوح توبہ کی صفت ہے، معنی یہ ہے کہ وہ توبہ اپنے کرنے والے کو اس بات کی فہمائش کرے کہ ان گناہوں کی طرف لوٹنے کو ترک کرے جن سے اس نے توبہ کی ہے، اور وہ ایسی سچی اور نصیحت آمیز توبہ ہے کہ کرنے والے اپنے نفس کو گناہوں کی گندگی سے پاک کرتے ہیں۔ (تفسیر الرازی، سورۃ التحریم: 4490)

حضرت عمر، حضرت ابی بن کعب، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں توبہ نصوح یہ ہے کہ وہ توبہ کرے اور پھر اس گناہ کی طرف دوبارہ نہ لوٹے، جس طرح دودھ خنوں میں لوٹ کر واپس نہیں جاتا۔

ایک عاشقِ قرآن کریم کی رحلت

تَحْمِدُهُ وَنُصَلِّی وَنُسُلِّمُ عَلٰی رَسُولِهِ الْکَرِیمِ وَخَاتِمِ النَّبِیِّینَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَآزْوَاجِهٖ وَآخْحَابِهٖ وَآتُبَا عَٰهٖ أَجْمَعِيْنَ

قرآن کریم کا ایک اور سچا عاشق حضرت مولانا قاری (ڈاڑھیکٹ) شاگرد بنے وہ ماشاء اللہ تعالیٰ صرف منزل میں ہی پختہ نہیں بلکہ راستِ العقیدہ (پختہ عقیدے والے) بنتے تھے۔

یہی وہ باتیں اور چیزیں ہیں جن کی وجہ سے ان کا مقام عالیٰ بنا۔ اس کے علاوہ صدقہ جاریہ کے طور پر اپنی نیک حقیقی اولاد کے ساتھ ساتھ روحانی اولاد (شاگرد) اور دینی مدارس چھوڑ گئے۔ اس عاشق قرآن کریم کے جنازہ میں جہاں مختلف طبقات کے جم غیر (بہت لوگ) نے شرکت کی وہاں ان کے جنازہ میں بہت سے عاشق قرآن کریم بھی شریک ہوئے اور بہت سے مشائخ اور اکابرین بھی ماشاء اللہ تعالیٰ ان کے جنازہ میں خوش قسمتی سمجھ کر شریک ہوئے۔ یوں سینکڑوں حفاظ کرام اور درجنوں علماء کرام نے نماز جنازہ بعد ازاں نمازِعشاء اُن کے صاحبزادہ کی اقتداء میں ادا کی۔ اس طرح چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوا چہرہ اور خوب صورت دہی کی طرح سجا چہرہ لے کر وہ قبر میں اُترے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی لغزشات معاف فرما کر درجات بلند فرمائیں اور پسمندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَيْرِ خَلْقِهِ حُمَّیْدٍ
وَآلِهٖ وَآخْحَابِهٖ وَآتُبَا عَٰهٖ أَجْمَعِيْنَ

گلزار احمد قاسمی صاحب، قابلِ شک زندگی گزار کرہ ربع الاول ۱۴۳۳ھ بمقابلہ 12 اکتوبر 2021ء
بروز منگل خاتم حقیقی سے جا ملے، إِنَّا لِلّٰهِ مَا أَنَا بِهِ وَلَهُ مَا أَغْطِی، وَكُلُّ عِنْدَهٗ يَأْجِلٌ مُّسَمٌ، فَلَنُصْبِرُ وَالْتَّحْسِبُ (صحیح بخاری: 7377)

(بے شک جو اللہ تعالیٰ نے لے دیا وہ اُسی کا ہے، اور جو اُس نے دے دیا وہ بھی اُسی کا ہے، اور اُس کے نزدیک ہر شخص کا ایک وقت مقرر ہے۔ لہذا تمہیں صبر کرنا چاہیے اور ثواب کی امید رکھنی چاہیے)۔
موصوف گوجرانوالہ کی ایک مشہور دینی درس گاہ جامعہ قاسیہ کے مہتمم اور سرپرست تھے۔ اور اسی طرح ڈویژن گوجرانوالہ کے وفاق المدارس کے مسئول بھی تھے۔ حفظ قرآن کریم کے 12 مدارس کے نگران تھے۔ علماء کرام سے بہت محبت کرنے والے تھے۔ سینکڑوں حفاظ کرام کے استاذ تھے۔ ہر وقت قرآن مجید کے سلسلے کو جاری و ساری رکھنے کے خواہش مندر ہتھے تھے۔

ماہ رمضان المبارک میں تقریباً یہ سال تین بار قرآن کریم مکمل فرماتے تھے۔ موصوف کی ہر وقت یہ خواہش رہتی تھی کہ قرآن کریم کے حفظ کے مدرسے اور ان کی شاخیں بنتی رہیں اور بڑھتی رہیں۔

جو قراء حضرات موصوف قاری صاحب کے بلا واسطہ

لباس کے آداب

نیالباس پہننے وقت اللہ تعالیٰ کی تعریف اور محمد بیان کرنے (یعنی دعا پڑھے)۔ خلیفہ ثانی حضرت فاروق

اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص

نیالباس پہننے تو اسے چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کے

ارشاد کے مطابق یہ دعا پڑھے: **الْحَمْدُ لِلّهِ الَّذِي**

كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي

حَيَاةِيْ (اللّهُ تَعَالَى) كَا شَكْرَا وَاحْسَانٌ هِيَ جَسَنَ نَاهِيْ

لباس عطا فرمایا جس سے میرا بدنا بھی چھپ جاتا ہے

اور میری زندگی میں زیبائش بھی حاصل ہوئی ہے)۔

(معارف القرآن 3/534)

نیالباس بنانے کے وقت پُرانا لباس فقراء اور مساکین

پر صدقہ کر دے، کیوں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے

فرمایا ”جو شخص نیالباس پہننے کے بعد پرانا جوڑا غریب

و مسکین کو صدقہ کر دے وہ اپنی موت و حیات کے ہر

حال میں اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری اور پناہ میں آگیا۔

(تفیر ابن کثیر عین مسنداً حمدہ به حوالہ معارف القرآن 3/535)

ایسا لباس ہرگز استعمال نہ کیا جائے جس سے تکبر اور

غزوہ پلتتا ہو، کیوں کہ کسی بھی انسان کو تکبر اور گھمنڈ زیبا

نہیں اور اگر کوئی نادان اور بے وقوف اپنی حماقت کا

ثبوت دیتے ہوئے غزوہ کا ارتکاب کرتا ہے تو حدیث

ہے ”جو چاہو کھاؤ اور جو چاہو پہنو (البتہ) ووچیزیں تمہیں

خطا اور گناہ میں بنتلانہ کریں ① فضول خرچی

② تکبر اور گھمنڈ۔ (صحیح بخاری 2/840)

لباس اختیار کرنے میں تنہم اور اسراف سے احتساب

کرے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فضول خرچی

کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں“۔

(سورہ بنی اسرائیل، آیت: 27)

دشمنانِ اسلام یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کے لباس سے احتساب کلی ہونا چاہیے، کیوں کہ اس کو اختیار کرنے میں ان کی مشاہدہ ہو گی جس سے بڑی شدود مدد کے ساتھ باز رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا ”جو بندہ جس کی مشاہدہ اختیار کرے وہ انہیں میں سے ہے (یعنی قیامت کے دن انہیں کے ساتھ اٹھے گا)۔ (مسند احمد بن حنبل 5012)

تہہ بندیا اس کی جگہ استعمال ہونے والا کوئی بھی کپڑا (پا چمامہ وغیرہ) نصف پنڈلی تک ہو یا کم از کم ٹخنوں سے اور پر ہو، کیوں کہ ٹخنوں سے نیچے لکانے پر بڑی سخت وعید ہے۔ ارشادِ نبوی ہے ”ٹخنوں کا جو حصہ ازار کے نیچے رہے گا وہ حصہ جہنم میں جائے گا“۔

(ابن ماجہ، باب موضع الا زار این ہو 573 ص 357 صحیح)

ریشمی کپڑا مردوں کو استعمال کرنا جائز نہیں ہے، اس سے پچنا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے جو شخص دنیا ہی میں ریشم کا کپڑا پہننے گا کل قیامت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ (صحیح بخاری 5833)

مرد عورتوں کا لباس اور عورتوں میں مردوں کا لباس استعمال نہ کریں۔ کیوں کہ ایسا کرنے والے نبی ﷺ کی بد دعا کے مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے عورتوں کی مشاہدہ اختیار کرنے والے مردوں اور مردودوں کی مشاہدہ اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(صحیح بخاری، باب انتہیہین بالنساء و لم تمشيھات بالرجال: 5885)

اللہ والوں کی صفات

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ انصاف کا، احسان کا اور رشتہ داروں کو (ان کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے، اور بے حیائی، بدی او رظلم سے روکتا ہے۔“

لوگوں کی تکالیف پر صبر کیجیے! اور ایک جگہ ارشاد ہے: وَاصْبِرُ عَلَى مَا أَصَابَكَ إِنَّ ذَلِكَ

مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ (سورہ آل عمران: 186)

ترجمہ: ”لوگوں کی طرف سے جو آپ کو تکلیف پہنچ اس پر صبر کیجیے کہ یہی پختہ کاموں میں سے ہے۔“ اور ایک جگہ نیک خصلت،

عفو و درگز رفرمانے والے لوگوں کی مدح کر کے اس طرح تر غیب دی گئی: وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ (سورہ آل عمران، آیت: 134) ترجمہ: ”جنت تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو غصہ کو دبانے اور لوگوں کی خطائیں معاف کرنے والے ہیں۔“

بدگمانی سے بچنے! اور ایک جگہ ارشاد ہے:

وَاجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظُّنُنِ إِنَّ بَعْضَ الظُّنُنِ إِثْمٌ وَلَا تَجْسِسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (سورۃ الحجرات، آیت: 12)

ترجمہ: ”بچتے رہو، بہت گمان قائم کرنے سے، بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور بھیدنہ ٹھوکسی کا اور پیٹھ پیچھے کسی کو برانہ کہو۔“

حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور رخواست کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق کریمہ بیان کیجیے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ میں نے عرض کیا کہ الحمد للہ! قرآن توروزانہ پڑھتا ہوں، تب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ بس قرآن ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا غلق ہے۔ (مسند احمد: 24601 صحیح)

کیوں کہ حق تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کے ہی ذریعہ مکارم اخلاق سے آراستہ فرمایا ہے، جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔ قرآن کریم میں ایک جگہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کر کے ارشاد ہے: خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَغْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ

(سورہ اعراف، آیت: 199) ترجمہ: عفو و درگز رکوا اختیار کیجیے اور لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بلا یئے اور جاہلوں سے اعراض کیجیے۔

حقوق العباد ادا کیجیے! دوسرا جگہ ارشاد ہے: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَمَنْهُمْ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ (سورۃ انحل، آیت: 90)

نیکی کر دریا میں ڈال!

محمد عبداللہ صاحب، لاہور

• مطلب یہ ہے کہ پہلے پہل جنت میں جانے والوں کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا بلکہ سزا بھگت کر جنت میں جائے گا۔

اسلامی تعلیم الغرض! ہمارا مذہب جہاں ہمیں دوسروں کے ساتھ بھلانی، خیرخواہی اور صدر رحمی کا درس دیتا ہے وہیں ہر اس بُری خصلت کی حوصلہ شکنی بھی کرتا ہے جس سے انسانیت کی توہین لازم آتی ہے۔

”احسان“ کی حقیقت پانے کو یوں بھی کہا جاسکتا ہے ”نیکی کر دریا میں ڈال“۔ یعنی مخلوق خدا کی بے غرض ہو کر خدمت کی جائے۔ محض رضاۓ الہی مقصود ہو۔ اسی سے مَنْ کو سچی خوشی نصیب ہوتی ہے، جو حصول جنت کا ذریعہ بنتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اہل جنت کی صفات کچھ یوں بھی بیان ہوئی ہیں:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُجَّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا إِنَّمَا تُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا (سورۃ الدھر، آیت: 8)

ترجمہ ”اور وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی محبت میں کھلاتے ہیں مسکین اور یتیم اور قیدی کو، (اور پھر یہ کہتے ہیں) ہم نے تو تمہیں (صرف) رضاۓ الہی کے لیے (کھانا) کھلایا ہے، ہم تم سے (اس کے بدلہ میں) کوئی بھی صد اور شکر یہ نہیں چاہتے۔“

اللہ تعالیٰ ہمیں بے لوث ہو کر مخلوق خدا کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائیں آمین ثم آمین۔

ابن آدم ہمیشہ خوشیوں کی تلاش میں رہتا ہے، وہ ایسی خصلتیں و عادتیں اپناتا ہے جو سے تحقیقی خوشی سے روشناس کر سکتیں۔ انہیں خصلتوں میں سے ایک خصلت ”احسان“ بھی ہے۔ مشکل وقت میں کسی ضرورت مند کی مدد کرنا ”احسان“ کہلاتا ہے۔

یہ ایسی خصلت ہے جس سے اچھے تعلقات کی راہ ہموار ہوتی ہے، دل جڑتے ہیں اور محبتیں پروان چڑھتی ہیں۔ لیکن یہ خصلت کبھی محبتوں کو پروان چڑھانے کے بجائے نفرتوں کے الاؤ بھڑکا دیتی ہے۔ وہ اس طرح کہ جب کسی کے ساتھ حُسن سلوک کر کے اس کو جتنا یا جائے، اس جتنا کو شریعت کی اصطلاح میں ”مَنْ“ کہا گیا ہے۔

احسان جتناے والوں کے لیے عید

ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتُكُمْ بِالْمَنْ وَالْأَذْدَى (سورۃ البقرہ، آیت 264)

ترجمہ اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان جتنا کراور دوسروں کو تکلیف پہنچا کر خراب نہ کرو۔

تفسیر عثمانی میں اس آیت کے تحت مذکور ہے کہ صدقہ کر کے احسان جتناے سے صدقہ کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح احسان جتناے کی نہمت میں بنی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّاً (نسائی، الروایتیۃ فی المَدِینَۃ، رقم الحدیث 5672 سناد حسن)

ترجمہ احسان جتناے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

سلامتی والے چار کام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَنُصْلٰٰهُ وَنُصْلٰٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَخَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَآزْوَاجِهٖ وَأَحْخَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ أَجْمَعِيْنَ

بیٹھا ہو، کچھ پڑھ رہا ہو، اذان کے وقت، وضو کر رہا ہو
وغیرہ تو ایسے موقع پر سلام نہ کرنا چاہیے۔

دوسری کام صدر حجی کرنا، رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ اس کا سب سے اونچا درجہ یہ ہے کہ جو رشتہ دار ملاقات نہیں کرتے ان سے بھی ملاقات کی جائے، ناراض رشتہ داروں سے بھی تعلقات بحال کرنے چاہیں۔

تیسرا کام کھانا کھلانا۔ خوش دلی سے دوسروں کو کھلانا چاہیے۔ اس میں صرف غرباء کو کھانا نامرد نہیں ہے بلکہ کسی کو بھی کھلانا شامل ہے۔ البتہ کوشش کر کے سفید پوشاں لوگوں کو تلاش کر کے انہیں کھانا کھلانا چاہیے دینی مدارس کے علماء کرام اور طلباء کو کھلایا جائے وغیرہ

چوتھا کام رات کو نماز پڑھنا۔ عشاء کی نماز تا خیر سے پڑھنا بہتر ہے، لیکن رات بارہ بجے سے تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ البتہ وتر کی نماز یقین ہو جانے کا تو سحری کے وقت پڑھنا افضل ہے، تہجد کے وقت نوافل ادا کرنے کی بہت زیادہ فضیلت ہے۔ اس وقت مانگنے پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور پکار رہے ہوتے ہیں کہ ”ہے کوئی مانگنے والا جسے میں عطا کروں؟“۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں آمین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
إِيَّاهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعَمُوا الطَّعَامَ وَ
صَلُوَوا الْأَرْحَامَ وَصَلُوَابِاللّٰيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

(ابن ماجہ، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان: 1334، صحیح)

ترجمہ ”نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا“ لوگو! سلام عام کرو، کھانا کھلاؤ، صدر حجی کرو اور رات کے وقت جب لوگ سور ہے ہوں نماز پڑھو۔ تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے“ تشریع: اس حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلامتی کے ساتھ جنت میں داخلہ کے لیے چار کام بتلائے ہیں۔

پہلا کام سلام پھیلانا۔ چنان چہ سلام کی عادت ڈالنی چاہیے اور سلام میں ہمیشہ پہل کرنی چاہیے۔ گھر میں آتے ہوئے، گھر سے جاتے ہوئے، کسی سے ملاقات ہو، دکان پر پہنچ کر، دفتر میں پہنچ کر، مسجد میں پہنچ کر جو لوگ کسی عبادت میں مشغول نہ ہوں انہیں آہستہ آواز میں سلام کرنا چاہیے۔ البتہ جو عبادت نماز تلاوت وغیرہ میں مشغول ہوں انہیں سلام نہ کرے۔ اسی طرح کسی غیر محروم کو جہاں فتنے کا خوف ہو سلام نہ کرے، جو کھانا کھار رہا ہو، قضاۓ حاجت کے لیے

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ هُمَّيْ وَالٰهُ وَأَحْخَابِهٖ وَأَتْبَاعِهٖ أَجْمَعِيْنَ

جامعہ کے شبِ روز

اصلاحتی بیانات رشیعہ حفظ و شعبہ گتب کا سامانی نتیجہ

شعبہ حفظ میں اول، دوم سوم پوزیشن لینے والے طلباء

کلاس	اول	دوم	سوم
پہلی کلاس	محمد عبداللہ۔ تہائی اشرف	محمد مجاد، محمد عزیز خالد، محمد ابو بکر	محمد سلیمان بن سرفراز
دوسری کلاس	محمد بن محمد عقیق الرحمن، محمد زید	محمد بن مولانا عبدالرحمن، محمد حمزہ	محمد بن محمد اصغر
تیسرا کلاس	محمد احسن	انعام الحق	محمد علی

● شیخ المشائخ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادہ حضرت مولانا حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم (مہتمم جامعہ اشرف المدارس کراچی) بتاریخ 21 ستمبر 2021ء اس جامعہ میں تشریف لائے، اور بعد نمازِ عصر نے حضرت نے اصلاحی بیان فرمایا۔

● مؤرخہ 17 ستمبر 2021ء، پاکستان قومی ٹیم کے سابق ائمۃ نیشنل کرکٹ اور موجود پاکستان ائمڑا نیشنل کوچ جناب مشتاق احمد صاحب تبلیغی جماعت میں آئے اور اس جامعہ میں بھی تشریف لائے اور بیان کیا، جس میں دین کی محنت کے حوالہ سے بڑی ایمان افروز گفتگو فرمائی۔

شعبہ گتب کے سامانی امتحان میں
اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء

درجات	اول	دوم	سوم
درجہ اولیٰ	محمد مطیع اللہ	محمد عظیم	غفران اللہ
درجہ ثانیہ	محمد عیرآصف	عبدالسلام	محمد کامران
درجہ ثالثہ	محمد عثمان	محمد ابوبکر، ابو بکر صدقیق	خذینہ انور، حسن علی، شعیب
درجہ رابعہ	محمد علی محمود	محمد امیاز، محمد اکرم	امیر معاویہ
درجہ خامسہ	محمد عبداللہ خالد	محمد ابوبکر صدقیق	حامد علی
درجہ سادسہ	محمد عظمت اللہ	محمد عبد الباقی	محمد اقرار اللہ
موقوف علیہ	محمد اسامہ اشرف	محمد عیراصغر	محمد فہیم احمد
دورہ حدیث	قصور اقبال	ندیم طاہر	محمد حامد طاہر

گناہ اور قرض سے حفاظت کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز میں یہ دعاء مانگا کرتے تھے: اللہمَّ إِنِّي أَغُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں گناہ سے اور قرض سے۔

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؟ آپ قرض سے اتنی پناہ کیوں مانگتے ہیں؟
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں فرمایا ”آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے خلاف ورزی کرتا ہے۔“

حجج بخاری، باب من استغاثة من الدّين:

2397

رزق حلال

حضرت ام سلم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مردی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یہ دعاء مانگتے: اللہمَّ إِنِّي
اسْأَلُكَ عِلْمًا نافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً مُتَقْبَلًا
ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے نفع مند علم، پاک رزق
حلال رزق اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

سنن ابن ماجہ: 3851
عن ابن ماجہ: 925

سب سے بہترین دعا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو بندہ بھی کوئی دعاء مانگتا ہے اُس کی دعا اس دعا سے بہتر نہیں ہو سکتی: (سنن ابن ماجہ: 3851)
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
ترجمہ: اے اللہ تعالیٰ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت (خیریت) چاہتا ہوں۔

5575-5000028650 "بینک الفلاح" کا آکاؤنٹ نمبر:
کی رقم جمع کرنے کے لئے مہنماہی ملکی عمل میں
بنام: Mahnama ilm-o-amal Lahore

مادہ نامہ لاہور کے اجراء اور معلومات ① 0302-4143044
درسہ کے لئے رابطہ نمبر: 0322-8405054 ② 0331-4546365
0321-4200041 042-35272270 علی عمل کے لئے رابطہ نمبر:

جامع علی للذین حسنه سمر 23۔ کلو میٹر فیروز پور روڈ، گھوٹکہ نزد کا ہمنہ نو۔ لاہور، پاکستان۔ پوسٹ کوڈ: 53100